رومیو جولیٹ یا گلنار فیروز

عرف

بزم فانی

مولفہ ایم ایس جوہر



ملنے کا پتہ: بھائی دیا سنگھ اینڈ سنز تاجران کتب لوہاری گیٹ لاہور

کپور آرٹ پرنٹنگ ورکس لاہور

[illegible] — کتب میٹھی میٹھی غزلیات کی — گلدستہ بھجن قیمت

دیوان داغ	۱۲ر	شباب جاناں	۱/
دیوان ظفر	۴ر	رخسار جاناں	۱/
دیوان ذوق	۴ر	جاگو پیا ہمارے	۱/
دیوان ضامن	۴ر	بیقرار سو جا	۱/
دیوان غالب	۴ر	بے اختیار رہا گا	۱/
دیوان رند	۱۰ر	مولا کی جوگن	۱/
دیوان اکبر	۴ر	جواب وصل	۱/
دیوان عارف	۴ر	شعلہ عشق	۱/۴ر
کلیات نظیر	۸ر	حسینوں کا شکوہ	۱/
کلیات آتش	۱۰ر	مجموعہ قوالی	۴ر
فراق جاناں	۱/	بزم عشرت ۲ حصہ	۲۰ر
وصال جاناں	۱/۴	بزم راحت	۴ر
ماتم جاناں	۱/۲	گلدستہ بھجن	۱/
پیام جاناں	۱/	فریاد عاشقاں	۱۰ر
زلف جاناں	۱/	فریاد بلبل	۱۰ر
خیال جاناں	۱/	بہار داغ	۱۰ر
تصویر جاناں	۱/	مخزن قوالی	۱۰ر
ناز جاناں	۱/	بزم عاشقاں	۱۰ر

ملنے کا پتہ: بھائی دیا سنگھ اینڈ سنز تاجران کتب لوہاری گیٹ لاہور

رومیو جولیٹ المعروف گلنار فیروز

باب پہلا ۔ پردہ پہلا

دربار

(سب درباریوں کا دست بستہ کھڑے دکھائی دینا سب کا شاہ کی آمد کا گانا)

سب درباری ۔ گانا ۔ آمد کی دھوم مچی ہے آج آئے شاہا شاہا دربار ۔ جلوہ نما ہوتے ہیں سلطان رنگ رچا رچا دربار ۔ ہے ایک شادان اب ہوئیگا خسروانی اوج شاہانی کرو ادب ادب یکسر اب روپ سجا سجا دربار ۔ جلوہ نما ہوتے ہیں سلطان رنگ رچا رچا دربار ۔ آمد کی ✤

(شاہ کا داخل ہونا)

شاہ ۔ گانا ۔ داتا سے پائی سکھ سمپت سکھ ملا ملا شاہی کا ٹھاٹھا لگا یہ جشم تن من سکھ ملا شاہی کا ۔ پیارا داتا ہے ایسا رے ایسا کمینی سارے خانی کا داتا رے جی پایا جی پایا کا پایا پایا سکھ ملا ملا شاہی کا ✤

زبانی ۔ اے خالق سبحان اے مالک دوجہان تیرے الطاف و کرم کا سایہ میرے سر پہ آیا جو تو نے مجھ کو ایک مخلوق کا حکمران بنا ۔ (وزیر سے) کیوں اے وزیر نیک تدبیر اہل شہر کا کیا حال ہے رعایا فارغ البال ہے یا کچھ دلوں پر ملال ہے

وزیر ۔ حضور کے اقبال سے اور غلام کے انتظام کے خیال سے ہر شخص دلشاد ہے آباد ہے رنج و تردد سے آزاد ہے ✤

ظریف خاں ۔ (علیحدہ ہو کر) یہ خوشامدی وزیر اپنی خیر خواہی کے لئے کیسی چکنی چوپڑی باتیں کرتا ہے مگر میرے ہاتھ سے بچکر کہاں جاتا ہے (شاہ سے کہنا) سرکار کی عمر دراز ہو ۔ تمام شہر میں فساد ہے بغض و عناد ہے ہر شخص برباد ہے نہ داد ہے نہ فریاد ہے وزیر صاحب کا جو ارشاد ہے یہ سراسر غلط اور بے بنیاد ہے

وزیر۔ (ظریف سے) او ظریف دربار شاہی میں اس قسم کا مسخراپن اچھا نہیں کہ جس سے سلطان عالیشان کے دل پر کوئی رنج طاری ہو اور منتظمان سلطنت کی خفگی ہو۔

شاہ۔ ظریف تو نے کیا کہا؟

ظریف۔ بے شک غریب پرور میرا کلام سچ ہے۔ وہ ڈرے جس کو صاحب سے کچھ لالچ ہو۔

وزیر۔ (ظریف سے) یہ یاد رکھنا کہ اگر تو اس بات کو ثابت کر کے نہ دکھائے گا۔ تو جان سے مارا جائیگا پھانسی پائیگا۔ مارا جائیگا۔

ظریف خان۔ حضور والا اس کا ثبوت کیا دشوار ہے فقط ظل سبحانی کا حکم درکار ہے اگر اجازت پاؤں تو زبان پر لاؤں۔

شاہ۔ جلد بیان کر میرا اطمینان کر۔

ظریف خان۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ شہر کے دو بڑے خاندانی رئیس دشمن نام وننگ بنکر سر اٹھاویں اور اس کی سزا نہ پاویں؟

شاہ۔ وہ کون؟

ظریف خان۔ ظہور الدولہ اور غفور الدولہ کا خاندانی جھگڑا روز بروز ترقی پذیر ہے قابل تدبیر ہے اگر دو روز کے لئے مجھ کو وزارت عنایت کیجئے۔ تو پھر ملک کا انتظام دیکھ لیجئے۔

شاہ۔ (وزیر سے) کیوں اے وزیر کیا یہ بات سچ ہے۔

وزیر۔ حضور پرنور یہ لوگ کچھ بازاری وزاری نہیں جنکو معمولی طور سے سزا دی جائے اس لڑائی کا انتظام رفتہ رفتہ ہو گا لاکلام۔

شاہ۔ بہرطور اس فتنہ کا انتظام ضرور ہے ورنہ تمہارا قصور مگر دل ہر وقت طالب عیش و سرور ہے ارباب نشاط اور مئے لالہ فام کی صحبت ضرور ہے۔

شاہ۔ گانا۔ جلسہ نادر پیارا ناد رپیارا ہے سارا۔ بھرلا بھرلا نادر پیالہ نادر پیالہ گن والا

نادر سارا نادر سارا ہے یار سنگار۔ بھر پیمانہ بھر پیمانہ بھر پیمانہ ہو متوالا
ہر گن والا حاضر حاضر لانا پیالہ بھر کر لانا۔ جلدی بھر بھر لانا لانا بھر لانا ✣

سہیلیاں۔ گانا۔ توری نجریا پہ جان واریاں۔ عالی دربار ہے شاہی سرکار ہے
ہو سو گلزار ہے۔ شادی کا کیا سامان ہے دل میں بھرا ارمان ہے مسرور ہے
انسان ہے۔ گلشن میں باغ و بہاریاں پھولی ہیں کیاریاں ✣

دولہا۔ چہرہ سے ہٹ گیا ہے جو پردہ نقاب کا۔ جلوہ ہے بزم عیش میں ایک آفتاب کا
ہونٹوں سے تیرے لعل بدخشاں ہوں خجل۔ عارض کی ضو نے رنگ اڑایا گلاب کا
ہے نیاری یہ ساری نرالی یہ دلداریاں۔ توری نجریا پہ ✣

ظریف خاں۔ ہائے ان چٹکتی مٹکتی صورتوں کو دیکھ کر میرے منہ میں تو پانی بھر آیا ہے کیا
کہوں اگر میں بادشاہ ہوتا تو ان سب کو اپنی بیبیاں بناتا تو خوب مزے اڑاتا ✣

وزیر۔ لیجئے میاں ظریف الدولہ ساقی بنکر شراب پلائیے اور اس آفتاب کو گردش میں لائیے ✣

ظریف خاں۔ یہ آپکو ہی مبارک بندہ تو محروم از الحرام ہے نہ مجھے میخانہ سے غرض نہ صراحی
سے کام نہ خواہش گزک نہ ہوس جام ✣

وزیر۔ جس چیز سے لطف شباب ہے اُس سے اجتناب ہے ✣

شاہ۔ ارے مسخرے یہ کیا اسرار ہے کیوں انتظار ہے اگر شراب کی لذت نہ پائیگا تو خم کے
خم لنڈھائیگا ✣

وزیر۔ (ظریف سے) سبب سرور کا ہو گا شراب تھوڑی سی۔ بہت نہ پیجیئے لیکن جناب تھوڑی سی

ظریف خاں۔ امیدوار ہوں کہ بے ادبی معاف فرمائیے میرے اور وزیر صاحب کے سوال
وجواب سنتے جائیے (وزیر) ہاں صاحب کیا فرمایا تھا۔ اب تو فرمائیے ✣

وزیر۔ سبب سرور کا ہو گا شراب تھوڑی سی ۔ بہت نہ پیجیئے لیکن جناب تھوڑی سی

ظریفخاں جو شرم رکھے کوئی بے حجاب تھوڑی سی ۔ تو منہ لگائیے نہ ہرگز شراب تھوڑی سی

وزیر۔ دکھا رہی ہے زمانے کو فیض عام شراب ۔ یہ کون کہتا ہے احمق کہ ہے حرام شراب

ظریفخاں بگاڑ دیتی ہے ایمان لا کلام شراب ۔ حلال کرنے کو پیدا ہوئی حرام شراب

وزیر۔ خوشی کا وقت ہوا موسم شباب آیا — سرور نشہ سے آنکھوں میں کیوں حجاب آیا
ظریفخاں۔ جو دل میں کچھ نہ غم حرمت شراب آیا — تو گنہگار بنانے کو کیا شباب آیا
وزیر۔ شراب ناب کا جو پیکے ساغر مست پھرتے ہیں — غم دنیا سے وہ آزاد ہو کے مست پھرتے ہیں
ظریفخاں۔ سر بازار پیکر بادہ جو بد مست پھرتے ہیں — وہ عزت دار لوگوں کی نظر ولیں پست پھرتے ہیں
وزیر۔ شراب خواری کے سوا دنیا میں کوئی اور گناہ نہیں؟ وہ کون بشر ہے جو گنہگار نہیں۔ فریب دنیا میں گرفتار نہیں +

ظریفخاں۔ بیشک گناہ سے بچنا بشر کا کام ہے لیکن جہاں تک ہو سکے پرہیز کرے۔ حرص و ہوس سے گریز کرے +

وزیر۔ جہاں میں لاکھ گناہ ایک عذاب اور سہی — خراب ہے دل تو خانہ خراب اور سہی
ظریفخاں۔ جو ارتکاب ہے تو اجتناب اور سہی — جہاں عذاب کئے ہیں ثواب اور سہی
شاہ۔ بس بس تقریر کو تمام کرو مختصر کلام کرو ظریف کے کلام بے بدل نے دل پر اثر کیا۔ یعنی اس بری چیز سے ضد کیا شغل شراب چھوڑا۔ گناہوں سے منہ موڑا۔ اے ظریف اسوقت میرا دل بہت مسرور ہے۔ مانگ لے جو چیز مانگنا منظور ہے +

ظریفخاں۔ (الگ ہو کر کہنا) پوچھ کے میں اب چھکے چڑھا ہار گول پکے (شاہ سے کہنا) سرکار کی عمر دراز ہو۔ زر و جواہر تو آپ کے اقبال سے بے شمار ہے مگر بندہ ایک چیز کا طلبگار ہے اگر اجازت پاؤں تو زبان پر لاؤں +

شاہ۔ شوق سے بیان کر +

ظریفخاں۔ اس خواص خواص کا حسن و انداز کرشمہ و ناز غلام کے دل کو مرغوب ہے اگر اس سے میری شادی ہو تو بہت خوب ہے +

خواص۔ (ظریف سے) چل موئے خدائی خواب تجھ پر شیطان کی مار لو اور سنو۔ یہ صورت اور یہ ارمان خدا کی شان۔ ہاں ہاں!

ظریفخاں۔ آؤ میری جان اس ناز و انداز پہ تو ہوں قربان +

خواص۔ جانی کسکو کہتا ہے تیری جان کو چولھے میں ڈالوں۔ تیری صورت کا تو کتا بھی پاؤں ن

ظریفخاں۔ ارے حور +

خواص۔ چل دُور +

ظریفخاں۔ میں قربان +

خواص۔ جاموئے شیطان +

ظریفخاں ہے ہے پیاری +

خواص۔ کیا ہو گئی لقوے کی بیماری +

ظریفخاں۔ میں تو تیرا چاہنے والا۔ نرالا جوبن والا +

خواص۔ جا مُوا ارزالا۔ تیرا منہ کالا۔ شیطان کا حوالا۔ بڑا چاہنے والا +

ظریفخاں۔ توبہ توبہ باری تعالے زبان چلتی ہے یا برسات کا نالا۔ اری مان جا۔ کمبخت نہ کر دل کو سخت +

خواص۔ دُور ہو حبشی غلام نمک حرام زبان کو اپنی تھام +

دوسری۔ اس صورت پر یہ اترانا۔ واہ بے خبطی کیا کہنا +

تیسری۔ بھولی بھالی کو بھسلانا واہ بے خبطی کیا کہنا +

چوتھی۔ ارے موئے تو کیوں بلا کی طرح میری بہن کے پیچھے پڑا ہے ذرا اپنی صورت تو دیکھ جیسے چور اہے کا صدقہ +

پانچویں۔ کیا دیکھتی ہو جب تک یہ مُوا پٹیا نہ جائیگا تب تک اپنی چالاکی سے نہ باز آئیگا +

چھٹی۔ ہاں ہاں خوب جُوتیاں مارو۔ سر کا چڑھا بھوت اتارو +

ظریف خاں۔ توبہ توبہ باری تعالے شادی کا پیغام دیکر کس عذاب میں پھنسا۔ اے خدا اس زمانہ کی طلسماتی عورتوں سے بچانا +

(ظریف خاں کو سہیلیوں کا جُوتے مارنا)

سہیلیاں گانا۔ جا جا اُتو رونے والے۔ عزت حُرمت کھونے والے نالے سے منہ دھونے والے۔ دھت دھت۔ اُلفت کا دم بھرنے والے نخرہ تلا کرنے والے عاشق ہو کر مرنے والے۔ دھت دھت دھت +

سہیلیاں۔ بے لوجان +
ظریف خاں۔ الاامان +
سہیلیاں۔ توڑو کان +
ظریف خاں۔ الاامان +
سہیلیاں۔ بے ایمان +
ظریف خاں۔ الاامان +
سہیلیاں۔ او شیطان +
ظریف خاں۔ الاامان +
سہیلیاں۔ کرے پھر یہ نادانی نگے جوتا کمر توڑ +
ظریف خاں۔ او میری خالہ میری نانی میں مرتا ہوں مجھے چھوڑ +
سہیلی۔ اجی میرے عاشق میں ہوں تیری دلبر +
ظریف خاں۔ بتی مارے جوتوں کے ہے مورے دم پر +
سہیلی۔ او یار +
ظریف خاں۔ توبہ توبہ +
ظریف خاں۔ میں نثار +
سہیلی۔ توبہ توبہ +
ظریف خاں۔ وحدت مردار +
سہیلی۔ توبہ توبہ۔ جا جا اُلو رونے والے +
شاہ۔ ہائیں ہائیں یہ کیسی لڑائی ہے کیا کمبختو تمہاری شامت آئی ہے حکم سے تم کو یہ کام کرنا ہوگا۔ جا بس ظریف کو ہم نے دربار میں سرفراز کیا اس کو تیرا شوہر بنایا۔ تجھ کو محرم راز کیا +
ظریف خاں۔ (شاہ سے) حضور پہلے مار پیٹ کا مچلکہ لے بھیجیگا۔ تو پھر اس امر کھنی عورت کو مجھے دیجیئیگا +

شاہ۔ کم بخت مرد ہوکے اتنا ڈرتا ہے +

ظریف خاں۔ بیشک غریب پرور عورتوں سے ہر وقت ڈرنا چاہیئے کیونکہ ان سے بڑے بڑوں کا بس نہیں چلتا ہے +

شاہ۔ کچھ پرواہ نہیں۔ اس کی کیا مجال ہے کہ خلاف حکم ہمارے کوئی بات کرے۔ یا کوئی برائی تیرے ساتھ کرے +

ظریف خاں۔ ہاں اگر ضامن آپ ہیں تو کیا مضائقہ ہے +

شاہ۔ وزیر! ان دونوں کا ہاتھ ملا دے گل مراد کھلا دے چلو ظریف کی شادی کی خوش وقتیاں مناؤں +

(وزیر دونوں کا ہاتھ ملاتا ہے سہیلیوں کا ناچنا گانا)

سہیلیاں۔ گانا۔ شادی کی محفل سنواری ساری ساری احسان کیا شادان کیا ارمان ملے قربان جان تن من نچھت ہے ذیو قار ہم واری تم پر ہیں نثار رہا ہے مہربان سدا کردگار تن من نچھت ہے ذیو قار ہم واری تم پر ہیں نثار رہا ہے مہربان سدا کردگار۔ شاداں شاداں سلطان ذی شان نور کیسی ہے محفل سنواری شادی کی محفل +

قاصد۔ (داخل ہوکر) خسرو عالم پناہ گردوں بارگاہ نواب غفور الدولہ و ظہور الدولہ کا خانگی جھگڑا آج از سر نو برپا ہونیوالا ہے اس لئے کوتوال صاحب نے یہ عریضہ آپ کی خدمت میں ارسال کیا ہے +

شاہ۔ اے وزیر اس کا بندوبست قرار واقعی کرنا چاہیئے لہٰذا دربار برخاست ہوا +

باب پہلا۔ پردہ دوسرا۔ راستہ

(داخل ہونا قاسم اور اُس کے ساتھی کا)

قاسم۔ گانا۔ میں ہوں گھبرو جوان کیا ہوں میں ذی شان ثانئے رستم بہتر صورت نوجوانی بہم ماروں جس کو ہو بخار ایسا ہوں میں جگ میں تو بر پا ہو قیامت ٹھونکدوں جو خم

خنجر لوں جو میں نکال آوے دنیا میں بھونچال ہوں بہادر شیر کی بھی کھینچوں کھال
مجھ سے بھاگے ہیں جنات سر پر دھر کر پاؤں ہاتھ برپا ہو قیامت ٹھونک دوں جو خم
کروں ایک دم فی النار آدم ہو یا دیو سوار کیسے پردوں میں دونو نکو مار
مجھ کو بسیار طاقت ہے بسیار گویا ہوں اسفندیار برپا ہو قیامت ٹھونک دوں جو خم
شیر کی صورت موہنی مورت سیب کا ہوں سردار ہوں میں بچہ شیر نر کا دم میں لونگا للکار

زبانی - کسکی مجال ہے جو مجھ سے آنکھ ملائے اگر اس جوہر دار تلوار کے سامنے آئے تو ایک ہاتھ میں قبر کا کونہ نصیب بستر خاک پر چین سے سونا نصیب ہو ؎

؎ گرتے ہوئے پہاڑ کا لنگر سنبھال لوں   غصہ میں آئے شیر کی آنکھیں نکال لوں

ساتھی - میاں پہلوان عالیشان تیس مار خاں زیادہ شیخی نہ بگھاریئے اگر کسی سپاہی کا سامنا ہو تو مشکل دل کا تھامنا ہو ؎

گانا - باتیں کیسی شیخی تو مارے جی جلاوے کچھ تو شرماوے - یہ ڈھنگ نہ دکھلاوے کیسی تو حماقت جتلائے - ہو نہ ناحق تو متوالا احمق اب شرما تو - لاف زنی تو کیوں کرتا ہے اب دل میں ذرا تو - دیکھ ہو نہ ناری ہو گی خواری ذلت تو پائے رنج اٹھائے کیسی حماقت جتلائے ؎

قاسم - دشمن سے خوف کھا کے دہل جانیکے ہم نہیں   ٹلجائے گر زمین بھی تو ٹلنے کے ہم نہیں

سپاہی - لیجئے یہی گوئے میدان ہے - اب آپ کی بہادری کا امتحان ہے ؎
کھلجائیں آج ہم پہ بھی جوہر حضور کے   ہوشیار ہو وہ آ گئے نوکر غفور کے

قاسم - مگر پہل کرنا اپنا شیوہ نہیں چھیڑ کر لڑنا اچھا نہیں ؎

سپاہی - بس وہ شیخی کا بیان بھول گئے مہربان جلتے رہے اوسان ؎
دشمن سے جو دہشت نہیں کھاتے وہ ہم ہیں   عنقریب جو وار لگاتے ہیں وہ ہم ہیں
لو ہم تو چلے نہیں ماننے دل کے ولولے ؎

(داخل ہونا مخالف پارٹی کے نوکروں کا)

مخالف - کیوں ہم کو دیکھ کر تیوری پر بل ڈالتا ہونٹ چبانا کیا ؎

قاسم۔ جیسا تم سمجھتے ہو ویسا ٭

مخالف۔ یہ تیری چھیڑخانی میں نے خوب پہچانی یہ جان لینا کہ اس تلوار کا مارا نہیں ہے پانی مانگتا

قاسم۔ جا جا تیری لنترانی بدزبانی نہیں جانتا ہے کہ یہ تیغ اصفہانی کر دیتی ہے ہم بھر میں فانی ہے شیروں کا شیر ہوں مجھے پہچانتا نہیں نوکر میاں غفور کا ہوں جانتا نہیں

مخالف۔ تو کیا بدتمیز ہے تیرا الک کیا چیز ہے سامنے سے چلا جا اگر جان عزیز ہے ٭

(دونوں کا آپس میں لڑنا)

دونوں کا گانا۔ دیکھوں تو مجھ پہ وار کر ہاں ہاں تو اس قدر نڈر سنبھل سنبھل خیال کر
لڑ پڑا نکر کھڑے اب سنبھل یہ تیغ آئی تیری جان پر ہاں درگزر کر تو سر لیبرا دھر
کو وار ٭

(داخل ہونا مسعود کا)

مسعود۔ خبردار بس بس یہ لڑائی کیا ہے۔ چلو بس چھوڑو یہ سودا کیا ہے ٭

(داخل ہونا مرزا بیگ کا)

مرزا بیگ۔ مسعود یہ نوکروں سے کیا ہے کشت و خوں آ میرے سامنے تیرا چہرہ بگاڑ دوں

مسعود۔ نوکر آپس میں لڑتے تھے بیکار جھگڑتے تھے میں نے جو چھڑایا اس کا بدلہ یہ پایا صاحب
نیکی کا بدلہ بدی ہے جہان میں صاحب ؟

مرزا۔ اگر تجھ کو صلح کرنا منظور تھا۔ تو میان سے تلوار نکالنا کیا ضرور تھا۔ میں جانتا ہوں یہ
تیری باتیں دغا کی سب۔ دیکھوں گا میرے ہاتھ سے بچ جائیگا اب ٭

(آپس میں لڑنا دونوں کا)

بازاری لوگ۔ ہاں ہاں لینا پکڑنا دوڑنا جانے نہ دینا خبردار گھیر لو باندھیو شاہی
دربار میں لے چلو ٭

(ظہور الدولہ اور دربانوں کا داخل ہونا)

ظہورالدولہ۔ کیا مچایا شور یہ کیا آفت آئی ہے تلوار میری لاؤ یہ کیسی لڑائی ہے ٭

بانو۔ تلوار کیا کرو گے اِدھر آؤ گھر چلو تم اس طرف نہ جاؤ خدارا اُدھر چلو ٭

ظہورالدولہ۔ میں عورتوں کا حکم اٹھاؤں کبھی نہیں۔ دشمن کے آگے جان بچاؤں کبھی نہیں

(آنا ظہورالدولہ کا)

بانو۔ نہ جاؤ تم +

ظہور الدولہ۔ چھوڑو مجھے خدا کے لیئے +

بانو۔ باز آؤ تم +

(داخل ہونا شاہ اور اسکے وزیر معہ اہلکاروں کے)

شاہ۔ ہیں ہیں یہ کیسی لڑائی ہے کیا کم بختو تمہاری شامت آئی ہے جو یہ دل میں سمائی ہے قہر شاہی کا خطرہ نہیں کیا میرا کسی کو ڈر نہیں اسوقت ایک خاندان سمجھ کر چھوڑتا ہوں شر و خیر سے منہ موڑتا ہوں مگر یاد رکھنا کہ اب جو یہ جھگڑا اٹھا ہوگا تو نتیجہ تم دونوں کے حق میں بُرا ہوگا (جانا سب کا) +

باب پہلا۔ پردہ تیسرا مکان غفور الدولہ

(داخل ہونا غفور الدولہ و مسعود والدہ فیروز کا)

غفور الدولہ پیارے مسعود بتاؤ ہے یہ جھگڑا کیا بیٹھے بٹھائے آج اُٹھا یہ فتنہ کیا

مسعود۔ جسوقت میں یہاں آیا تو نوکروں کو جنگ و جدال میں پایا میں نے چاہا کہ بیچ بچاؤ کر کے ان کو ہٹا دوں اتنے میں مرزا نے نگاہ قہر مجھ پر ڈالی اور فوراً میان سے تلوار نکالی میں نے اپنا دشمن سمجھ کر وار بچائے اتنے میں آپ تشریف لائے +

والدہ فیروز۔ مگر بتاؤں تو کہاں ہے میری زندگانی کی نشانی فیروز جانی اسے تو اس لڑائی کی کچھ خبر نہیں۔ اسکی جان کا تو ضرر نہیں +

مسعود۔ آج سویرے منہ اندھیرے سمت مغرب میں باغ کی ہوا کھاتا تھا کہ یکایک پھولوں کے گنجان درختوں سے پاؤں کی آہٹ آئی۔ جب میں نے نظر جمائی تو فیروز کی شکل نظر آئی مگر کچھ عجیب حالت نظر آئی ٹہلتا تھا اور سر کو جھکائے ہوئے تھا۔ لیجئے یادش بخیر وہ آتے ہیں آثار ہراس چہرے پر پائے جاتے ہیں آپ یہاں سے ٹل جائیں میں ان کی حالت دریافت کرتا ہوں +

(داخل ہونا فیروز کا)

فیروز۔ گانا مائل طرز جنوں کبتک دل نالاں نہوا کونسا دن تھا کہ میں چاک گریباں نہ ہوا

کیا ازل سے میرا سینہ ہے سرائے غم و رنج خانہ دل میں کبھی عیش کا سامان نہ ہُوا
سوزشِ داغ محبت کا اثر کچھ بھی نہیں جسم داغوں سے اگر سرو چراغان نہ ہُوا
(داخل ہونا مسعود کا)

مسعود۔ بھائی تسلیم!

فیروز۔ وقت کیا ہو گا +

مسعود۔ نو کا گھنٹہ ابھی بجا ہو گا +

فیروز۔ نہیں کاٹے سے کٹتے ہجر کے دن جدائی کی ہر ایک پل ایک برس ہے +

مسعود۔ کسواسطے ہے یہ حال جی کا +

فیروز۔ شیفتہ ہُوا ہوں میں اک پری کا +

مسعود۔ عشق خانہ خراب ہوتا ہے ۔ دل کا آنا عذاب ہوتا ہے +

فیروز۔ جس کو کہتے ہیں اہلِ دل تسکین اس کا وہ اضطراب ہوتا ہے +

مسعود۔ آپ کو جو فکر میں پاتا ہوں میں دوستی کرتا ہوں سمجھاتا ہوں میں

فیروز۔ اس نصیحت سے تو گھبراتا ہوں میں بس لیجئے تسلیم جاتا ہوں میں

مسعود۔ ہیں ہیں کہاں چلے ٹھیرو تو سہی کیا اب دل میں ہماری کچھ مروت محبت نہ رہی
جو یوں چھوڑ چلے منہ موڑ چلے یہ تو بتاؤ کہ وہ کون رشک پری حسن و جمال میں
بھری ہے جس کے عشق میں یہ جلوہ گری ہے +

فیروز۔ دل یہ جس کے لئے ہر وقت فغاں کرتا ہے ہائے عاشق کی وہ پرواہ کہاں کرتا ہے

گانا۔ کیا کہوں میں غم کی کہانی ہے دل میں جو سوز نہانی جانی دلبر نے میرا دل یہ لیا
پائی ہے سزا رنج و بلا سر پہ لیا اب تو جاویدانی اس کے درشن نے مجھ کو غم نہ دیا
آتی ہے قضا رنج بڑا سر پہ پڑا اب تو جاویدانی +

مسعود۔ تم کو لازم ہے اس ظالم کی الفت چھوڑ دو عشق اور دل سے کرو اُسکی محبت چھوڑ دو

فیروز۔ دل بھلا کیونکر خیال روئے دلبر چھوڑ دے
چشمۂ آبِ بقا کیونکر سکندر چھوڑ دے

مسعود۔ گانا۔ پیارے تورے غم میں پڑتا موہے سہاوے۔ لندن چھین پائی دکھ
موراجیا ناحق جیا کو جلائے +

فیروز گانا - ہوں سرشار عشق میں بھائی دل یہ میرا بچین رہے
بو گلزار یار کی بھائی گلشن میں کب چین رہے
مسعود - مجنوں کو دیکھ بدنام ہوا - کام ہے ناکام ہوا +
فیروز - اس بن مہربان میرے پیارے مجھ کو کچھ نہ سہا دے - پیارے +
(جانا دونوں کا)

باب پہلا پردہ چوتھا مکان غفور الدولہ

(غفور و مشرف و بشیر کا بیٹھے دکھائی دینا)

غفور الدولہ - حکم سلطان ہے شاہی فرمان ہے کہ اب کی بار کوئی سر اٹھائیگا اور دونو فریق میں جنگ - وجدال کا خیال دل میں آئیگا تو بیشک اس سرکشی کی سزا پائیگا +
مشرف - رئیسوں میں فساد شریفوں میں بغض و عناد اچھا نہیں سرداروں سرکاروں کو یہ امر زیبا نہیں مگر جناب عالی یہ تو فرمایئے کہ فدوی کی عرض قبول ہوئی دل کی آرزو حصول ہوئی یا ابھی کچھ کسر باقی ہے جس کے لئے کچھ مشتاقی ہے +
غفور الدولہ - ابھی وہ نو بادہ گلشن جوانی کی وہ شاخ ہے جو پھولی پھلی نہیں کم سنی ہٹ اور ضد ٹلی نہیں بھولی بھالی ہے نا شگفتہ پھولوں کی ڈالی ہے شادی بیاہ کے دن نہیں کھیل تماشے کی فصل ہے نہ صدمۂ فراق نہ شادئ وصل دوسرے اس کی شادی کا مدار اس کی رائے پر منحصر ہے جس کو وہ پسند کرے اسی کو اپنا شوہر بنائے جو شخص مد نظر ہو اس کو دلبر بنائے - جو اس کی خوشی ہے - وہ میری ہے اگر وہ آپ کو قبول کرے مجھ کو انکار نہیں اس امر میں میرا کچھ اختیار نہیں - آج آپ محفل میں تشریف لائیے - قدم رنجہ فرمائیے (نوکر سے) یہ فرد ہے اور ہر شخص کے مکان پر پہنچا +
(جانا سب کا)

باب پہلا پردہ پانچواں - راستہ

(داخل ہونا بشیر کا)

بشیر۔ دیکھوں تو یہ خط کس کا ہے کس کس کا نام لکھا ہے پڑھ تو لوں اس کے مضمون میں کس کس کو بلوایا ہے (خط کو دیکھ کر) کیا خاک پڑھوں اماں جان عالیشان نے جب مکتب میں پڑھنے کے لئے بٹھایا تو کان گوشی کے دھڑکے سے مولوی صاحب کو چٹکیوں میں اڑایا۔ کھیل کود میں دن گنوایا۔ پتنگ بازی کبوتر بازی آتش بازی بٹیر بازی کا شوق رہا۔ گویلاں پر جلہ۔ گلی ڈنڈا کا ذوق رہا۔ قسمت کا پڑھا نہ لکھا۔ کیا خبر تھی کہ دنیا میں ایسے ایسے کاموں کی بھی ضرورت ہوگی نہیں تو اب تک ہزاروں کوس تک پڑھ جاتا۔ مُلّا دو پیازے سے بھی بڑھ جاتا۔ بلکہ ساتویں آسمان تک چڑھ جاتا۔ معلم الملکوت کو بھی خاطر میں نہ لاتا مگر افسوس اور پھر افسوس اور پھر افسوس۔ اودھم مچایا پار کھٹی کھیلے نگی موت اور جوّا میری سولہ گھٹلی کھیلے (سہنسکر) مگر بغدادی قاعدہ سارا پڑھ چکا ہوں۔ تو کیا اس خط کو پڑھ سکونگا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الف خالی بے کے پیٹ میں ایک نقطہ (پڑھ کر) توبہ توبہ بھلا بھولا بے کا تو پیٹ ہی نہیں ہوتا۔ اس میں نقطہ کہاں سے آیا۔ یہ حساب کچھ ٹھیک نہیں۔ چلو دوسرے قاعدے سے پڑھوں۔ الف زبر الف زیر اسے پیش او۔ زیر زبر پیش تو کم بخت نے کہیں دیا ہی نہیں یہ خط لکھنے والا بھی کوئی نجومی ہوگا۔ بیوقوف نے میرے تنگ کرنے کے لئے دو دو تین تین حروف ملا کر لکھ دیئے ہیں مگر میں سمجھ گیا یہ کچھ عبارت نہیں فقط نام لکھے ہیں۔ بچپن میں مولوی صاحب بھی اسی طرح کے نام لکھ لکھ کر پڑھاتے تھے۔ یہ بھلا کیا نام لکھا ہے۔ ح زبر حا ح زبر حا۔ ح زبر حا۔ حاحا۔ بس چلو پہلے اسٹیشن پر تو گاڑی اٹکی اب آگے چوہے کے دانت ہیں۔ ہاں خوب یاد آیا۔ چوہے کے دانت نہیں سین کے دندانے ہیں۔ ح زبر حا س زبر سان زبر نا۔ حسنا ا ہو ہو کوئی طوائف بھی جلسہ میں آنے والی ہے م ر زبر ضا م لاحول ولا قوۃ اب سمجھ میں آیا حسن مرزا وہ مارا ہٹ تیری دم میں نمدا کیا بُرا نام ہے کم بخت ماش کے آٹے کی طرح حلق میں اٹک گیا تھا۔ ف غ زبر فغ ف غ پیش فغ (موقوف میاں غفور (سوچکر) غفور کہاں سے آگیا نہیں نہیں غفور نہیں فغفور آگے وہی م ر ز بر مر والا مضمون ہے یعنے فغفور مرزا اب

میں کہاں تک پڑھوں ایک گھنٹہ میں دو نام پڑھے ساری فرد پڑھوں تو زندگی تمام اور کاغذ نا تمام بس یہی بہتر ہے کہ کروں اپنا کام +

(فیروز کا مع مسعود اندر سے گاتا)

دل میں کس سے حال سناؤں

بشیر۔ لو اور کوئی ہمارے ساتھی گاتے بجاتے دکھڑا ادھراتے چلے آتے ہیں چلو چھپ کر کہانی سنوں ان کی زبانی +

(داخل ہونا فیروز کا)

فیروز۔ گاتا۔ غم کا کس کو حال سناؤں سکھ مٹا تو دکھ آن چمکا

آتش رخ نے تیرے جلایا شکوہ کیا سوز الم کا

ہو کر وحشی ہم مرتے ہیں بار اٹھاویں الم کا

مرتے ہیں اب تو ہجر میں تیرے ناہیں بھروسہ دم کا

(اظہار ہونا بشیر کا)

بشیر۔ سلام اے نیک نام یہ تو فرمائیے آپ کیوں اس قدر بیقرار ہیں جو اتنے اشکبار ہیں اس قدر اداسی اور بدحواسی کا کیا سبب ہے بیان کیجئے میرا اطمینان کیجئے +

فیروز۔ عشق کی تعلیم سے مشتاق بنکر آہ کا مکتب میں سبق بھولا ہوں بسم اللہ کا

بشیر۔ کیا کہوں بھائی اسی غم میں تو میں بھی مبتلا ہوں +

فیروز۔ تمہارا کیا غم ہے؟

بشیر۔ میں بھی جاہل ہوں مجھے پڑھنا نہیں آتا نہیں تو خوب تمہارا سبق یاد دلاتا +

فیروز۔ ارے بیوقوف انسان نادان یہاں پڑھنے کا کیا تھا بیان +

بشیر۔ مہربان ابھی آپ نے رویا دھویا تھا کہ میں سبق بھولا ہوں میں نے جانا مولوی صاحب کے ڈر سے آپ روتے ہیں کان گومٹی کے خیال سے جان کھوتے ہیں +

فیروز۔ نہیں بھائی پڑھنے پر نہیں روتا ہوں +

بشیر۔ پھر اس کا کیا طور ہے؟

فیروز۔ ایک معشوق کی الفت نے ستا رکھا ہے ایک پری نے مجھے دیوانہ بنا رکھا ہے
بشیر جان کیوں دیتے ہو عشق میں کیا رکھا ہے تم نے خود آپ کو دیوانہ بنا رکھا ہے
فیروز۔ اگر تیرا دل بھی کسی حسین پر آتا۔ تو اُس کا مزا پاتا۔ عشق بازوں کو طعنہ دینے سے شرماتا +

حال دل عشق مزاجوں کا کیا جانتا ہے ان کے سر پر جو گذرتی ہے خدا جانتا ہے
بشیر۔ اجی میں نے ایسے ہزاروں کھیل کھیلے ہیں مگر تمہاری طرح پیٹا رویا نہیں جان کو کھویا نہیں ہزاروں معشوق میری چاہ میں ہیں سینکڑوں مشتاق راہ میں ہیں۔ مگر بھلا کب وہ میری نگاہ میں ہیں +
فیروز۔ کیا تو نے بھی کسی سے دل لگایا محبت کا مزا پایا؟
بشیر۔ ہزاروں پریوں کو لونڈی غلام بنایا ہے۔ حسینوں سے پانی بھروایا ہے معشوقوں کو جلایا ہے۔ ترسایا ہے۔ دیوانہ بنایا ہے +
گانا۔ لاکھوں پری کے جوبن کے رس لوٹے سدا۔ لاکھوں پری کی عشوہ گری جوبن کے رس
لوٹے سدا۔ میرا پالنگھڑا دیا چھانسہ کھڑا اسے پھانسا کھڑا۔ جادوگر ہوں بڑا +
نادانی کیسی ٹھانی دل وجانی جونا پاتی آنا کافی چھوڑ +
در در پھر کر مت گر پڑ دلبر سندر ہنر تجکو لوٹے سدا +
مکتب عشق و محبت میں اُستاد بنا
قیس چیلا ہوا شاگرد ہے فرہاد بنا
یار نئے عار نئے جگ کے اُستاد بنے مثل صیاد بنے لوٹے سدا +
فیروز۔ اگر یہ بات ہے تو کوئی مجھ کو بھی تدبیر بتاؤ کہ جس سے یہ رنج دور ہو +
بشیر۔ مجھ کو بتلانے میں کیا کلام ہے مگر آپ سے ایک میرا بھی کام ہے +
فیروز۔ میں بجان و دل آپ کا کام کرنے کو تیار ہوں +
بشیر۔ مگر میرا کام ذرا مشکل ہے +
فیروز۔ کچھ غم نہیں اگر میرے قابل ہے +
بشیر۔ تو پھر کہوں؟
فیروز۔ بسم اللہ کہئے +

بشیر۔ دیکھئے پھر انکار نہ کیجئے گا +
فیروز۔ ارے بھائی خدا کے لئے زیادہ نہ ستاؤ کچھ منہ سے تو فرماؤ +
بشیر۔ ذرا یہ خط پڑھ دیجئے +
فیروز۔ لاحول ولا قوۃ بس یہی کام تھا۔ لو سنو۔ حسن مرزا۔ غفور مرزا۔ سید حسن میر نواب بدر النساء۔ نور جہاں۔ حسن آرا۔ زیب النساء۔ شریک جلسہ ہو کر مشکور فرماویں (بشیر سے پوچھنا) کہاں ہے وہ جلسہ ؟
بشیر۔ میرے آقا کے ہے گھر یہ جلسہ نیک نام +
فیروز۔ ہاں مگر کیا ہے تیرے آقا کا نام +
بشیر۔ نام اُن کا ہے غفور الدولہ آپ تشریف لائیے لطف صحبت اُٹھائیے +
فیروز۔ ہاں بھائی مسعود فرمائیے کہو کیا ارادہ ہے چلو چلکے دیکھینگے جلسہ وہاں +
مسعود۔ جلسہ دیکھنا کیا دشوار ہے بندہ بھی تیار ہے مگر اتنا خیال رہے کہ وہ رئیس وہاں تو فریب دغا کریں۔ تنہا جو پائیں وہ تو خدا جانے کیا کریں +
فیروز۔ سچ ہے پھر صورت بدلکر جائینگے۔ اجنبی بنکر مکر جائینگے +
مسعود۔ مجھسے جو پوچھتے ہو تو یہ رائے ٹھیک ہے بندہ بھی اس طرح تمہارا شریک ہے
فیروز۔ یار ہم کو درس دکھلا دے بدلکر جاویں صورت بتا جانا کے جوبن مرس دکھلا دے ساتھ ذرا چل کے درس دکھلا دے یار کو پانا گلے سے لگانا سنبھل کر جانا۔ بجریں آوے ڈگریا +

(سب کا جانا)

باب پہلا پردہ چھٹا جشن گاہ

(سب کا بیٹھے دکھائی دینا)

غفور الدولہ۔ فلک کے تارے زمین پہ سارے اُتر کے آئے عجب سماں ہے بنا ہے۔ رشک ارم کا جلسہ زمین یہاں کی اب آسماں ہے۔

(سہیلیوں سے) سناؤ کوئی گانا اس شان کا مزا جس سے آئے لے اور تان کا بل

سہیلیاں گانا۔ موہنیاں اپنے کو چن کی او بہار موہنیاں۔ شادی کا دن ہے رنگ رچاؤ۔ رنگ جماؤ۔ ڈھنگ دکھاؤ +

رنگیلی چھبیلی رسیلی ہوں تار ہل مل چل دیکھیں بہار پری رخسار بنے دلدار موہنیاں۔ کیسے بنی ہے اپنے کو چن +

بشیر۔ (اندر آکر) سردار کا بول بالا رہے۔ مرتبہ و بالا رہے۔ دو گویئے در دولت پر حاضر ہیں۔ علم موسیقی سے خوب ماہر ہیں۔ گانے کے فن میں طاق ہیں حضوری کے مشتاق ہیں +

غفورالدولہ۔ ہاں ہاں محفل عیش و سرور ہے ایسے لوگوں کا آنا بھی ضرور ہے جاؤ اُن کو بلا لاؤ +

(جانا بشیر کا داخل ہونا فیروز و مسعود کا گوئیے کے بھیس میں)

اے ماہرانِ فن موسیقی اظہار کمال کرو راگ رنگ سے محفل کو نہال کرو +

سریلی تان سے اس طرح کا اثر پیدا ہو کہ دل میں سوز ہو سر میں خیال یار پیدا ہو

فیروز۔ حضور ہمارے دل کا سوز گداز اس محفل میں کھینچ لایا ہے۔ اس فن کی مشق سے ہم نے اس بزم میں بار بار پایا ہے۔ جو دھن ہمارے خیال میں ہے وہ سُناتے ہیں ساز کے پردے میں دل ناساز کی مُصیبت دہراتے ہیں +

(گانا فیروز کا)

گانا۔ موری لاج شرم رکھ لے جگ میں جو پاک ذات پروردگار۔ پیدا کئے کی لاج تمہیں کو تم داتا ہم چیری تہاری +

غفورالدولہ۔ واہ سبحان اللہ آفرین۔ مرحبا۔ واقعی گانا ہے یا انداز معشوقانہ ہے۔ ملازم ابھی ان کو نہال کر دے۔ زر و جواہر سے مالا مال کر دے +

فیروز۔ سرکار نے جو عزت افزائی فرمائی ہے۔ مگر ایک عرض اور بھی قبول ہو تو مراد حصول ہو +

غفورالدولہ۔ کہو خاموش نہ رہو +

فیروز۔ جلسے کے ختم ہونے تک شریک محفل ہونے کی اجازت دیجئے +

غفورالدولہ - منظور بدل وجان ہے - اس میں ہمارا کیا نقصان سے (سہیلیوں سے)
اے رقاصان ثریا خصال دکھاؤ کمال غم و ملال ہر ایک دل سے آج دور ہیں
طبیعتوں میں اُمنگیں رہیں - سرور رہیں +

سہیلیاں - گانا - شاہا تو پیارا مورا شاہ - تو پیارا مورا افسر بر تر اختر - انور شاہ
ہل مل کر ہل مل کرنا چین اوگیاں ٹھئی ٹھئی - افسر بر تر اختر - انور شاہ
کھلا کھلا چمن ملا ملا صلا ملا ضیا ہے شاہ +

فیروز - (الگ ہوکر) کیا سندر روپ سروپ پھبن رخسار میں ہے کیا پھول سی لالی
کیا مدبھرے نین بے سین چلیں کیا شوخ نگاہ چتون متوالی - سج دھج کی
پھبن ان حد جوبن ہے شان خدا ہر بات نرالی - زلفوں کی لٹک نے
دل کو جھٹک رہے سرکو ٹپک جیسے ناگن کالی +

(داخل ہونا مرزا بیگ کا)

مرزا بیگ - آہا دغا دغا فریب عیاری چالاکی مکان گوئیے کے بھیس میں فیروز مکار
بدکار ناہنجار ضرور اس کی جان لونگا - کبھی نہ چھوڑوں گا +

غفورالدولہ - مرزا بیگ ہیں ہیں خیر ہے - یہ کیا شور ہے کیا جنون کا زور ہے +

مرزا بیگ - افسوس چور چور چھپا جان +

غفورالدولہ - کون چور - کیا چور - کہاں چور +

مرزا بیگ - چوروں کا سردار - فریبی - مکار - فیروز نابکار +

غفورالدولہ - مرزا مرزا ہوش میں آؤ - اس قدر نہ جوش میں آ - اگر فیروز آیا ہے
تو آنے دے بس اس خیال کو جانے دے جو سارے شہر میں نیک بخت
مشہور ہے اس سے دشمنی کیا ضرور ہے - دوسرے مہمان کی خاطر منظور
ہے یہی شریفوں کا دستور ہے +

مرزا بیگ - نہیں نہیں کبھی نہیں یہ منحوس صورت مرزا اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ سکیگا +

غفورالدولہ - بس خاموش کیا بکتا ہے +

مرزا بیگ - افسوس افسوس کنبے میں ایسی بے عزتی گوارا کروں - نہیں نہیں بلکہ اس
محفل سے کنارہ کروں خیر دیکھا جائیگا - کوئی وقت آ جائیگا +

(جانا مرزا بیگ کا)

نور۔ حضور خاصہ تیار ہے صرف آپ کا انتظار ہے +

غفور الدولہ۔ اے عزیز مہمانوں اپنے میزبان کی عزت بڑھایئے دسترخوان تیار ہے کیا نیکو تشریف لایئے (گلنار سے) بیٹی آؤ اپنے مہمانوں کیساتھ شریک ہو جاؤ

گلنار۔ نہیں باباجان مجھ کو اس وقت اشتہا نہیں +

غفور الدولہ۔ اے نور نظر مہمانوں کی خاطر شکنی زیبا نہیں +

گلنار۔ حضور میری طبیعت علیل ہے +

غفور الدولہ۔ نہیں بیٹا مہمانوں کی ناراضگی اچھی نہیں +

گلنار۔ بہت اچھا آپ تشریف لے چلئے۔ تھوڑی دیر میں میں بھی آؤں گی آپ کا حکم بجا لاؤنگی +

(غفور الدولہ کا جانا)

فیروز۔ ہائے ہائے تیر نظارہ آہ مارا مجھ کو ۔ مارا مجھے بے گناہ مارا مجھ کو

تڑپ رہا ہے میرا دل تیری ادا کے لئے ۔ ادھر بھی دیکھ ذرا ہو فا خدا کے لئے

گلنار۔ ہائیں تم کون بے بلائے اس محفل میں نیوالے ۔ میرے باغ حسن کے مزے اُڑانیوالے

خوف دل میں ہے کچھ خطر بھی ہے ۔ تم کو صاحب کسی کا ڈر بھی ہے

فیروز۔ ساتھ دل کے چھدا جگر بھی ہے ۔ ارے ظالم تجھے خبر بھی ہے

گلنار۔ خوب ماشاء اللہ میں کہتی ہوں آپ کیا فرماتے ہیں نہ کچھ ڈرتے ہیں نہ شرماتے ہیں +

فیروز۔ ہم تو سنتے تھے محبت میں اثر ہوتا ہے ۔ دل میں معشوق کے عشاق کا گھر ہوتا ہے

گلنار۔ سامنے میرے محبت کا تو لو نام نہیں ۔ سچ تو یہ ہے مجھے ان باتوں سے کچھ کام نہیں

فیروز۔ کر دیا ہے نگاہ ناز نے بسمل مجھ کو ۔ تو گنہگار بناتا ہے میرا دل مجھ کو (بوسہ لینا)

گلنار۔ او بے شرم بے حیا یہ کیسی بے شرمی ہے جو اسقدر گرما گرمی ہے۔ بس بس ہوش میں آؤ منہ نہ بناؤ زیادہ نہ اتراؤ۔ اگر یہ گستاخی کوئی دیکھ پائے۔ تو مجھ پہ کیسی آفت آئے۔ پیدا نہ مجھ سے کیجئے ایسے فتور آپ۔ ہٹ کر کریں کلام رہیں مجھ سے دُور آپ +

فیروز۔ رد و بدل میں اب بڑھائیں فتور آپ۔ بوسہ اگر لیا ہے تو لیلیں حضور آپ

گلنار۔ کیا خوب! سبحان اللہ پورے مکار ہو۔ بڑے عیار ہو کسی کے مال پر ہتھ مارنا پھر دم دلاسے سے اُبھارنا یہ طرفہ مضمون ہے۔ میں آپ کا بوسہ لوں کیا مجھ کو جنون ہے۔ بوسہ ہم غیر کا لیں دل میں یہ ارمان نہیں۔ گو کہ نادان ہیں پر ایسے بھی نادان نہیں ✤

فیروز۔ نہیں صاحب تم کو نادان کون کہتا ہے۔ بس بڑے بڑے ہوشیاروں کو سبق دینے والے ہو۔ ؎

شان اللہ کی ہم جس پہ کہ دم دیتے ہیں
دیکھتے ہیں کہ وہی اب ہمیں دم دیتے ہیں

گلنار۔ پاؤں پڑتے نہیں ہم اور نہ قسم دیتے ہیں
آپ پھر ہم کو بھلا کس لئے دم دیتے ہیں

فیروز۔ ہاں سچ ہے ہماری قضا آئی ہے ✤

گلنار۔ میں سمجھتی ہوں کہ اے شخص تو سودائی ہے ✤

فیروز۔ سچ ہے آپکا فرمانا میرا مرض خوب پہچانا مگر میرے سودا کا علاج کچھ کیجئے ✤

گلنار۔ میں کچھ مسیحا نہیں میرا مکان کچھ دارالشفا نہیں۔ اگر آپ کو دوا کی طلبگاری ہے تو کسی حکیم یا رمال صاحب کمال سے اپنے دل کا حال فرمائیے۔ مرض کے اظہار میں کیوں شرمائیے ✤

فیروز۔ جو نسخہ ہماری بیماری کو درکار ہے وہ آپ کے پاس تیار ہے پھر ہم کو کسی طبیب سے کیا سروکار ہے ✤

گلنار۔ نہیں نہیں میرے پاس ایسے دیوانوں کی دوا نہیں کچھ میری باتوں میں شفا نہیں ✤

فیروز۔ جو مریض اپنا ہوا سپر رحم ہر آن چاہیئے
خیر سنئے جو دوا مجھ کو میری جان چاہیئے

شربت دیدار اور سیب زنخداں چاہیئے
شیرۂ عناب لب داروے ہجران چاہیئے

ہے یہی تدبیر مجھ کو ہوش آنے کیلئے
لخلخہ ہو زلف مشکیں کا سنگھانے کیلئے

گلنار۔ بس بس دیکھی آپ کی خوش بیانی اب چھوڑیئے یہ رام کہانی اگر یہاں کوئی آگیا تو مفت کی بدنامی ہوگی ✤

گلنار۔ رگانا۔ چھل بتیاں کاہے سناوے میں ہاری موراجیا اوڑاوے نربج لاج نہ آوے تن من ہاری سناوے کوئی خبر نہ پاوے ✤

اِدھر اُدھر پھر نجر کرت نہیں خطر ضر تورے من میں نہ آوے توری گیین

19

ہے ساری خواری پاوے - چاند بیاں مورے ہپت نہ ہوئے ÷

فیروز بہت کمیاب ایسے لوگ ہیں جو ملتے ہیں - میری جان چاہنے والے بڑی مشکل سے ملتے ہیں

ہزار افسوس تم کو قدر عشق کی اگر ہوتی - کہو تو کیا مزے اس غدر نا حاصل سے ملتے ہیں

گانا - ہوتی تو پہ ہیں فدا سو اپنی جان سے تن من دھن سے تو ہے جان سے پیاری

پیاری کو دلدار - اور غمخواری جان نثاری ساری ہیں ہوں چیرا تیری

چہرہ کا جاوے رنج سب میرے دل کا - ہوئے جو تیرا ارمان تجھ پہ ہیں

قربان دل و جان سے جان سے جانو تابع فرمان - مجھ کو ہر دم اپنا جان ہوں

عاشق - تیرا صادق تیرا تو اپنے دل میں پہچان ÷

نا آوے غم کوئی دم ہر دم ہمدم دل میں ذرا ÷

(داخل ہونا انا چھپ جانا فیروز کا)

انا - چلیو پیاری تمہاری ہے انتظاری یہاں کیا کرتی ہو میں واری ÷

گلنار - اُف افسوس ہائے دل ÷

انا - ہے ہے چہرہ کیا مُرجھایا ہے یہ کیا ہے کیا دل میں درد ہے ÷

گلنار ؎ دل میں وہ درد ہے جس درد کا چارا ہی نہیں

وہ لگی آنکھ جہاں اپنا گزارہ ہی نہیں

انا - کیا کہو پھر تو کہو کیا ہے نقشہ اسوقت ÷

گلنار - آ گیا یاد یوں ہی شعر کسی کا اسوقت ÷

انا - نہیں نہیں کچھ دال میں کالا کالا ہے جو یہ شعر زبان سے نکالا ہے - دیکھو اگر

مجھ کو نہ بتاؤ گی تو پچھتاؤ گی ÷

گلنار - رات کے جاگنے سے طبیعت کسلمند ہوئی جاتی ہے آنکھ بند ہوئی جاتی ہے

اس کے سوا اور کچھ نئی بات نہیں ÷

انا - اچھا یہ تو بتاؤ جو تمہارے شانے سے شانہ ملائے سر کو جھکائے ابھی باتیں کر رہا تھا ÷

گلنار - کہاں کوئی بھی نہیں ÷

انا - ہاں ہاں کوئی بھی نہیں ÷

گلنار - میں سمجھتی ہوں بوا تم کو دھوکا ہوا ÷

اَنّا ۔ اری لڑکی مجھ سے چندرائی ہے مجھ بڑھیا کو باتوں میں اڑاتی ہے ٭
گلنار ۔ خیر یونہی سہی کوئی ہوگا یہاں تو اژدہام تھا جلسہ عام تھا مگر مجھ سے کیا کام تھا ٭
اَنّا ۔ ہاں ہاں جلسہ عام تھا مگر تم سے جو شخص ہمکلام تھا وہ تو کوئی خاص عالی مقام تھا ٭
ے حال دل کھل گیا ہے ایک پل میں — تاڑ بیٹھی ہوں نگاہِ اول میں
دونوں دونو جگہ نہیں چھپتے — عشق دل میں شراب بوتل میں
گلنار ۔ افسوس تم نے نہ مانا اب پڑا مجھ کو بتانا مگر کیا بتاؤں خود اس کا نام نہیں جانتی ہوں فقط صورت پہچانتی ہوں ٭
گانا ۔ سندر صورت اور چال البیلی واکا درشن من بھائے جی لبھائے ۔ مورا جیرا رکھائے بن واکے جیا مورا اب گھبرائے موہے برہستا ہے چاند بجائے واکا درس جو پائے روشن ہیں ایسے گورے گورے گال ٭
اَنّا ۔ دیکھو یہ انداز گفتار ٹھیک نہیں ہیں ان باتوں کی شریک نہیں ٭
گلنار ۔ تو پھر اس ہمدردی کی کیا ضرورت تھی دریافت کرنے کی کیا حاجت تھی میں اپنے جی کی بات جی میں رکھتی خاموش رہتی ٭
اَنّا ۔ اری نادان دشمن جان تو نہیں جانتی جس پر تیرا دل آیا وہ اِک شخص پرایا ہے تیرے خاندان کا دشمن جانی ہے اُس سے وفا کی اُمید رکھنا محض نادانی ہے ٭
گلنار ے مہربان قابل افسوس ہے حالت میری — دوست دشمن کو بنا لیگی محبت میری
مگر خدا کے لیئے اِتنا تو بتاؤ کہ اُس جان کے دشمن کا کیا نام ہے کس خاندان کے چمن کا گل تو بہار ہے کس صدف کا گوہرا بدار ہے ٭
اَنّا ۔ فرزند ہے ظہور کا فیروز نام ہے — دشمن سے دوستی ہو تو قصہ تمام ہے
گلنار ۔ افسوس تم کو خیال دشمنی ہے اور یہاں میری جان پر بنی ہے اس سے زیادہ تم دشمن ہو میری جان کی کہ نہیں چاہتی ہو ملاقات اس نوجوان کی ے
زخم دل کا بس سوائے وصل مرہم بھی نہیں — وہ نہیں ہم سے جو ملسکتا تو پھر ہم بھی نہیں
اَنّا ۔ واہ واہ یہ تو نیا گل بھولا کہ عقل و ہوش کا رستہ بھولا ۔ چلو آؤ میں اس کی تدبیر لگاؤنگی جیونگی یا مروں گی ۔ جو تم کہوگے وہی کروں گی ٭

ڈراپ سین

باب دوسرا پردہ پہلا باغ گلنار

(داخل ہونا فیروز کا)

فیروز۔ گانا۔ وہ میری رشک گلشن پیاری دلبر ہے کہاں۔ ہو آنکھیں جس سے روشن وہ اب اختر ہے کہاں۔ وہ معشوقوں میں اعلےٰ بالا بر تر ہے کہاں۔ وہ حور و غلماں اور پری کی افسر ہے کہاں۔ میری جان +

(گلنار کا ظاہر ہونا)

گلنار۔ چھ چھ +

فیروز۔ میں قربان +

گلنار۔ چھ چھ +

فیروز۔ اجی میرا دل لے کے غم دینے والے +

گلنار۔ چھ چھ +

گانا۔ یہ پیاری پیاری کانوں میں آتی ہے صدا۔ اے باری کس کی میرے دل کو بھاتی ہے صدا۔ میں واری واری کیسی آفت ڈھاتی ہے صدا۔ دلداری کرکے دل کو برماتی ہے صدا۔ اے دلدار +

فیروز۔ (اشارہ سے) آؤ آؤ +

گلنار۔ اے غمخوار +

فیروز (اشارہ سے) آؤ آؤ +

گلنار۔ تن من واروں جی نثاروں جوبن واروں +

فیروز۔ آؤ آؤ +

زبانی۔ اے جان جب سے اس حسن دل افروز نے دیوانہ بنایا گھڑی بھر چین نہ آیا۔ آج اضطراب دل پھر کھینچ لایا۔ ۵

میں تڑپتا ہوں تمہیں آہ خبر کچھ بھی نہیں کیا میرے نالۂ دلکش میں اثر کچھ بھی نہیں

گلنار۔ کیوں نہیں آپ کی رفتار میں گفتار میں صحبت میں پیار میں سب اثر ہے مجھ کو ہر بات کی خبر ہے مگر کیا کہوں مجھ کو جس بات کا ڈر ہے ✦

فیروز۔ کہئے تو مجھ سے ملنے میں کس قسم کا خطرہ ہے کس بات کا ڈر ہے ✦

گلنار۔ جسے موم سمجھتی تھی اُسے آہن بتلاتے ہیں تجھے تو لوگ میری جان کا دشمن بتاتے ہیں

فیروز۔ وفاشعاروں سے ہرگز کوئی جفا نہ کرے تمہاری جان کا دشمن ہوں میں خدا نہ کرے

گلنار۔ پیاری نہ جانو دشمن اُس کو اپنا جس نے تم پر جیا وارا ہے رے۔ دلداروں کا دشمن ہونا کسکو جہان میں گوارا ہے رے۔ پریت کو جو ہو بھتر تمہارا بیری اس کو بچارا ہے رے ایسا گن میں رو گن کرنا کب یہ کام ہمارا ہے رے ✦

گلنار۔ یہ تو مجھ کو بھی معلوم ہے زمانے میں دھوم ہے کہ میرے تمہارے خاندان میں دشمنی بدرجہ کمال ہے بغض و عناد کا خیال ہے مگر آپ نے ایک نئی رسم جاری کی ہے اور ہم سے محبت کی طلبگاری ہے۔ مگر یہ تو فرمائیے دوستی میری پر صاحب کو بھروسہ کیا ہے دشمنوں سے ملنے سے تمنّا کیا ہے ✦

فیروز۔ کیا فرماتی ہو۔ کسکو دشمن ٹھیراتی ہو۔ ہم سا دشمن آپ کا سارے زمانے میں نہیں عذر جس عاشق کو اپنی جان دینے میں نہیں ✦

گلنار۔ مگر فیروز میں تیرے نام کے دشمن بہت پاتی ہوں۔ اس لئے گھبراتی ہوں۔ خدا را اپنے نام کو بدل ڈالو۔ یہ کانٹا دشمنوں کے دل میں کھٹکا ہے اس کو نکال ڈالو ✦

فیروز۔ اچھا اگر میرا نام کچھ اور تو کیا دوستی کا طور ہے ✦

گلنار۔ ہاں جی الفت کچھ نام کی نہیں ذات کی ہے۔ پھر تمہیں تشویش کس بات کی ہے پھول کو پھول نہ بولیں تو وہی رنگ ہے۔ نہ رکھیں ہیرے کو ہیرا تو وہی سنگ ہے اس طرح اگر تمہارا نام فیروز کے بدلے کچھ اور رکھا جائے تو کیا سیرت و صورت میں کچھ فرق آئے شباہت وہی وضاحت وہی صباحت وہی نزاکت باقی رہے اور اس طرح ہر شخص کو تمہاری مشتاق رہے ✦

فیروز۔ اے دل آرا اگر یہی ہے فرمان تمہارا تو سن لو نام ہمارا ✦

گلنار۔ دلبر جھکو جانوں جان نثار اجی وارا تم پر جان بھی واری ہے کرتی جو دلداری ہے۔

میری پیاری ہے جی ہے تم پر وارا دلبر مجھ کو جانوں +
بسمل ہوں گھائل، ہوں تیرا عاشق مضطر جان نثار ہوں پورا اب ہے کام
بدلہ ہیں بنے نام میرے دل آرام ہوں نوکر پیارا دل کو وارا اے دلدار دلبر
تر دل فگار ہوں تیرا پیارا شاد و کام ہوں میں غلام ہوں نوکر پیارا +

گلنار- گانا ہے یار غمخوار تو اے افسر برتر نثار ہوں جان لے مان لے سندر بر تر مہر
دلبر پہچان لے اے میرے دلدار ہوں تیری غمخوار تو ہے میری جان میری
جان میری جان میری جان جان نثار ہوں شرمسار ہوں رازدار ہوں +

فیروز - اے جان جان اب دل میں ہے یہ ارمان کہ ہمیشہ دغا سے نہ منہ موڑیئے
مجھ کو تڑپتا نہ چھوڑیئے +

گلنار- یہ تو کہو اس مکان تک تم کو کون لایا کس نے یہاں کا رستہ بتایا +

فیروز- رہنما عشق ہے یہ راہ بتلانے والا - جذب دل ہے مجھے اس بزم میں لانیوالا
دل میں جس دم اثر عشق خداداد آیا - دیوار کو توڑ کے میں ناشاد آیا +

گلنار- سبحان اللہ بڑے پکے چور ہو- بڑے سینہ زور ہو یوں بے دھڑک بے
کھٹکے در آئے مکان میں چلے آئے - اگر کوئی دیکھ لیتا تو کیسی آفت آتی آبرو جاتی +

فیروز- آپ کا فرمانا میں نے مانا مگر جو عاشق جانباز دشمن نام و ننگ ہوتے ہیں اُن
کے ایسے ہی ڈھنگ ہوتے ہیں- وحشت میں مرجانے والے دیوانوں کو کس
نے روکا- شمع کے پاس آنے والے پروانوں کو کس نے روکا +

گلنار- تو ایسی جان بھاری ہے جو دشمنوں کو موت کی طلبگاری ہے +

فیروز- میری جان تو تم ہو میں تو ایک قالب بیجان ہوں اور اپنی جان کی تلاش میں
حیران و سرگردان ہوں- اب جو تم کو پایا تو دم میں دم آیا-
بنا ہے روح کی قوت سے قالب دل کا - خراب حال ہے بے مغز جب ہوا چھلکا

گلنار- خیر یہ تو بتاؤ محبت قائم رہیگی دائم رہیگی یا فصل بہار کے پھولوں کی طرح
یہ رنگ اڑ جائے گا- کوئی نیا رنگ آئے گا- ایسا نہ ہو کہ آخر کف دست
ملنا پڑے - آتش فراق سے جلنا پڑے- آپ دل لے کر آنکھ چرائیں ہم صحرائے
جنوں کی ٹھوکریں کھائیں- آوارہ و برگشتہ دیوار نہ والے سایہ کی طرح ہوں-

نہ اودھر کے نہ ادھر کے +

فیروز۔ افسوس اے ناقدر دان یہ بدگمانی اب تک۔ نہ پہچانی کہ جو جان نثار ہے وہ جان بردار ہے اسکو کسی اور سے کیا سروکار ہے میرا تو قول قرار ہے +

گانا۔ تو پیاری ہے تو پیاری ہے میری جان۔ مگر کیا بولوں رے تجھ سے جیا یہ دن رتیاں بنو کرت تو شان جو کوئی آوے موہے درس دکھاوے نہ بھاوے رے جیا راجیا من سمائے رنگ تورا ڈھنگ کرا امنگ کسی کا نہ بھاوے رنگ ڈھنگ منگ مان +

گلنار۔ تو آؤ گلے ملو۔ اب غنچہ دل کھل گیا مدعا مل گیا +

گانا۔ کیا پائی ہے کیا ہے جی کی آس چمن کیا بولو رے پیارے ٹلے دکھ کی رتیاں گلشن رسوائے تسدن مورے پاس۔ عرج گرج ہو قبول پیا میں واروں گی جیو وا بلمارے پریم کیا دکھائے ڈھنگ جیا میں بھاوے تو ہی نسدن پاس +

فیروز۔ مگر پیاری جب ماں باپ کا میری طرف سے بڑا خیال ہے تو وصال ہونا محال ہے سے

دشمنوں کا ہے خطر عیش سے مایوسی ہے۔ نقش پا تک بھی میرا درپے جاسوسی ہے

گلنار۔ ہاں یہ کلام ٹھیک ہے۔ مگر حضرت عشق مددگار ہے تو سب آسان ہوگا دل کا پورا ارمان ہوگا۔ تو جاؤ سدھارو ہمت نہ ہارو کچھ نہ کچھ راہ نکالینگے دشمنوں کو دوست بنالینگے +

فیروز
اشک سوزاں سے دل اے رشک قمر جلتا ہے
نام جانے کا جو لیتی ہو جگر جلتا ہے

گلنار۔ دل کی لگی کو شکوں سے بجھائیے۔ چشم پُرآب ہے پر اس پر جگر جلتا ہے
کیا قیامت ہے کہ برسات میں گھر جلتا ہے +

فیروز۔ یہ وہ پانی ہے جو دل کی لگی آگ کو بھڑکاتا ہے۔ رونا تو اور بھی خانۂ دل میں آگ لگاتا ہے +
مگر آپ کا حکم بجا لاتا ہوں۔ لیجئے خدا حافظ میں جاتا ہوں

(جانا فیروز کا گلنار کا پھر بلانا)

گلنار۔ سہیلیو رے فیروز!

فیروز۔ کیا ہے گلنار پیاری

گلنار۔ اے بات تو سنو تم ہماری

فیروز۔ فرمائیے لیجئے میں آیا

گلنار۔ میں بھول گئی کہ کیوں بلایا

فیروز۔ اچھا سوچو ارشاد کرو وہ بھولی ہوئی بات یاد کرو

گلنار۔ ٹھیرو ٹھیرو میں یاد کرتی ہوں میں کیا کہنے والی تھی وہ کیا بات دل سے نکالی تھی

فیروز۔ پیاری وقت نازک ہے فرصت کم ہے جدائی کا غم ہے ادھر اضطراب بیقرار کرتا ہے۔ اُدھر تیر نظر کلیجہ فگار کرتا ہے حیران ہوں کیا کروں باہر جاؤں یا یہیں مرجاؤں گذر جاؤں بس

جانا چاہتا ہوں تو دل کو گوارا نہیں ہوتا۔ رہتا ہوں تو صاحب کا اشارہ نہیں ہوتا

گلنار۔ ہاں ہاں مجھ کو یاد آیا دیکھو وہ لیجو میں کیا کہتی تھی پھر بھولی

فیروز۔ پیاری افشائے راز کے خیال سے دل دھڑکتا ہے ظاہر جان قفس جسم میں پھڑک رہا ہے جو کچھ کہنا ہو کہو خاموش نہ رہو

گلنار۔ افسوس فیروز وہ کچھ بات نہیں مگر میں چاہتی تھی کہ حسرت بھری نگاہیں اور تھوڑی دیر تمہارے باغ حسن کی بہار لوٹ لیں۔ مگر معلوم ہوا یہ فلک تفرقہ پرداز یہ ارمان پورا ہونے نہ دے گا

گانا۔ مورے والی رے پیا بن موہے کل نہ پڑیگی جاگوں گی ساری رتیاں رے
جاگت جاگت گنوں گی میں تارے جاناں نہ رتیاں لگی موری کاری رے
پنکھ ہو تو اڑ سکوں بن پنکھ اڑا نہ جائے۔ بدھنا ایسی بات کرے کہ پنکھ دے لگائے
دوگونہ رنج عذاب است جان مجنوں را۔ بلائے محبت لیلی و فرقت لیلے

فیروز۔ ہر اس بزم ہے تو پر ارمان نکلے۔ جوانی میں جس طرح تن سے جان نکلے

(فیروز کا جانا گلنار کا حیرت سے تکتے رہ جانا۔ پردہ کا گرنا)

باب دوسرا ۔ پردہ دوسرا ۔ راستہ

(داخل ہونا بشیر کا)

بشیر ۔ آہا ہا ہو آج میں نے ایک بات کا سراغ پایا ہے کہ جس کی تلاش میں بندہ یہاں تک آیا ہے وہ ڈائن انّا یہاں آتی ہوگی ۔ اور گلنار کو پیغام لاتی ہوگی ۔ میں نے خوب دریافت کر لیا کہ گلنار فیروز کو ملانیوالی اور دونو کو تدبیر بتلانے والی اُوپر ہی اوپر مال اڑانیوالی اور مجھ سے بھید چھپانیوالی وہی مردار ہے میں گلنار کا ملازم خاص ہوں اور پیسے کا لالچی ہوں سو اس ہوں ✦

ہمیشہ سدہ اخلاس دردجگر دارم ۔ بغیر از شربت دینار ہیچ نیست دوا

اگر مجھ کو کھلاتی پلاتی تو بے شک جو کھوں نہ اٹھاتی ۔ مگر مجھ سے چھپایا راز نہ بتایا اس لئے بیسے آج سراغ لگایا اور چوری پکڑنے یہاں آیا ✦

بشیر گانا ۔ ڈہونڈ لینگے اسے چھان دینا چھان دینا میاں چھان دینا ۔ بھید کُٹن والی پائی ساری بتیاں لگیاں چالاکی سے ہم رکھیں آہستہ قدم ابھی آئیگی وہ تھم ✦

(بشیر کا چھپ جانا انجم و مسعود کا داخل ہونا)

انجم ۔ بھائی مسعود ۔ ہم تو فیروز کی حالت سے سخت پریشان ہیں بہت حیران ہیں کبھی جاتا ہوں جو طبیعت کے بہلانیکو ۔ وہ بُرا مانتے ہیں میرے پاس آنے کو بلکہ فرماتے ہیں غصّے سے دھمکانیکو ۔ منع کرتا ہے مجھے یار کے گھر جانے کو

ناصح آگ لگے تیرے سمجھانے کو

مسعود ۔ عشق ایسی ہی چیز ہے ✦ اس میں اچھے بُرے کی تمیز ہے ✦ اپنا ناصح مشفق عزیز ہے ۔ مرض عشق میں امید شفا جاتی ہے ۔ مردنی چہرۂ بیمار پر چھا جاتی ہے اُمید سے گذر جاتا ہے انسان بالکل جب طبیعت کسی معشوق پر آجاتی ہے ✦

گانا ۔ نادر پیارا ہے یہ گن سارا ہے نیارا دل کا دلدار کیا بیماری کیا لاچاری کھوتا ہے وہ جان بیچارہ ۔ عاشق پیارا کیا ناکارہ آوارہ دل کا دکھیارا کیا دلدار کیا دو لاہرا ۔ کھوتا ہے وہ جان بیچارا ✦

(چھپ جانا انجم و مسعود کا فیروز کو آتے ہوئے دیکھکر)

فیروز۔ گانا۔ موری عمریا بیتی ہی جائے درس نہیں پاؤں رے راما پیاری کون
سُنے ہمری بپتا سُکھ نہیں پاؤں رے راما ✤
اِدھر اُدھر نجر کرت پڑت نجر ناہیں ڈگر ڈگر چلت پھرت بچن سنت ناہیں
وہ دلبر پیاری وہ میری سندر پیاری وہ دلبر منہر پیاری وہ افسر برتر
پیاری۔ سن زار ہوں خوار ہوں خوار ہوں یار سے پیار تھا تو جان سے مان
سے دھیان سے گیان سے یار کو بیمار دیکھا ✤

(انجم و مسعود کا ظاہر ہو کر فیروز سے کہنا)

انجم۔ درد دل میں کیوں نہ ہو پیدا یہ حالت دیکھ کر
رحم آتا ہے مجھے صاحب کی صورت دیکھ کر
فیروز۔ کیوں نہ ہو یہ حال مجھ مضطر کی صورت دیکھ کر
کڑھتے ہیں غمخوار غمخواروں کی صورت دیکھ کر
شیشہ سنگ فراق سے چکنا چور ہے جس معشوق مغرور رشک حور کا دیدار
منظور ہے وہ نظر سے دُور ہے ✤
کمر سفر پہ کسی ہوئی ہے شریک غم بیکسی ہوئی ہے
لڑی ہے جس سے نظر ہماری وہ ہی نگاہ میں بسی ہوئی ہے
انجم۔ کمر جو اُلفت پہ کس چکے ہیں۔ وہ دام اُلفت میں پھنس چکے ہیں
اُجڑ کے آباد گھر ہزاروں۔ وطن ہزاروں میں بس چکے ہیں۔
فیروز۔ پند ناصح سے بہت دم ہے گھبرایا ہؤا نشہ رہتا ہے آنکھوں میں چھایا ہؤا
جنس اُلفت ہے یہ بازاری کوئی سودا نہیں۔ کب ترے پھیرے سے پھر جائیگا یہ دل آیا ہؤا
انجم۔ شمع کی الفت میں پروانوں کی رسوائی ہوئی ✤
فیروز۔ مُردنی خود شمع کی صورت پہ ہے چھائی ہوئی ✤
انجم۔ عشق میں رنج سے مفر ہی نہیں ✤
فیروز۔ عشق جس کو نہیں وہ بشر ہی نہیں ✤
انجم۔ کبھی سرسبز نہیں عشق کے کرنے والے ✤

فیروز۔ عشق میں زندۂ جاوید مرنے والے +

انجم۔ دل دے کے الم لینا کس کام کی باتیں ہیں +

فیروز۔ یاں رنج کی باتیں بھی آرام کی باتیں ہیں +

انجم۔ ٹھوکریں صحرا کی کھانے سے حصول +

فیروز۔ مجھ کو ہم ہمت بنانے سے حصول +

انجم۔ آزار ہوں تو عشق و محبت سے فائدہ +

فیروز۔ خود رفتہ جو ہے اُسکو نصیحت سے فائدہ +

انجم۔ بہتری اس میں آپ کی کیا ہے +

فیروز۔ دل لگانا ہے دل لگی کیا ہے +

انجم۔ دلداری میں خواری ہے غم الفت کی بیماری ہے +

فیروز۔ نادان ہو تو کیا جانے جو ذلت دل آزاری ہے +

مسعود (انجم سے) اجی کسکو سمجھاتے ہو کہیں ایسے دیوانے بھی کسی کا کہنا مانتے ہیں جو اپنے آپ کو افلاطون جانتے ہیں۔ اپنی ہٹ سے گذرنے والے نہیں۔ تعجب کا خیال کرنے والے نہیں +

انجم۔ خیر مجبوری مجبوری ہو چکی دوستی پوری۔ نصیحت نے الٹا اثر دکھایا۔ امرت نے زہر پھیلایا لو بسم اللہ قدم بڑھائیے قسمت آزمائیے سہ

ہو مبارک منزل اُلفت کی راہیں آپ کو ٭ جسکو چاہیں آپ وہ بھی دل سے چاہیں آپ کو

(انجم و مسعود کا جانا فیروز کا متفکر رہ جانا)

فیروز۔ عجب دنیا میں ذلت یہ دل ناکام دیتا ہے۔ کہ ہر ایک اپنا بیگانہ مجھے الزام دیتا ہے

اذیت ہر گھڑی میرا خیال خام دیتا ہے۔ فکر ہر دم نئی کلفت کر کے جام دیتا ہے

دل وحشی کے سمجھانیکو کیوں تم باز آتے ہیں۔ بھلا ہم جستجوئے یار سے کب باز آتے ہیں

گانا۔ دل کے غم کو کوئی کیا جانے۔ دل کا صدقہ مولا جانے جو عاشق کا رتبہ جانے اس غم کو وہ اچھا جانے +

مضطر بنکر در در پھرتا مجنوں وحشی بنکر۔ قسمت کا جب اختر پھرنا دولت والا بے زر ہونا۔ سلطان چاکر بنکر پھرنا +

(داخل ہونا انا کا)

انا۔ فیروز کس صاحب کا نام ہے؟

فیروز۔ کیوں آپ کو کیا کام ہے فیروز تو یہی شام ہے۔

انا۔ کچھ نہیں پیغام لائی ہوں جان پر کھیل کر آئی ہوں۔

فیروز۔ اناجی میں تو اچھی طرح پہچانتا ہوں وہ اُس روز جلسہ کی رات والی بات یاد ہے یا بھول گئیں تم تو میرے دشمنوں میں تھیں۔ گر اب کیا آج پیغام لائیں اس کا مطلب کیا ہوا۔

انا۔ یہاں کوئی اور تو نہیں۔

فیروز۔ نہیں کوئی نہیں۔

انا۔ اگر کوئی ہوا تو میری جان کی خیر نہیں۔

فیروز۔ نہیں نہیں بُوا یہاں کوئی غیر نہیں۔

انا۔ مجھ کو ہر وقت ایک موئے شیطان کا ڈر رہتا ہے۔

بشیر۔ (الگ ہوکر) اچھا خالہ آج ہی تو میرے دم میں آئی ہے خیر دیکھا جائیگا۔ موا شیطان جب گردن دبائیگا۔

فیروز۔ وہ کون شیطان ہے جس کا گمان ہے۔

انا۔ چالاک عیار دغاباز جعلساز فریبی مکار بشیر نکلتا نکر ہے میری شریر آہستہ آہستہ۔

بشیر۔ یہاں بھی آ گئے حضرت بشیر آہستہ آہستہ۔

فیروز۔ اجی وہ بھلا یہاں کہاں۔

بشیر۔ ہاں بھلا میں یہاں کہاں۔

انا۔ موا کہیں چھپا کھڑا ہوگا۔

بشیر۔ موا تو کھڑا ہے مگر تیری آنکھوں پر گھٹا ٹوپ پڑا ہے کوئی دم میں مُرلیا جائیگی۔

فیروز۔ اچھا کان میں کہو۔

بشیر۔ کان میں کہو یا ناک میں۔ میں کھڑا ہوں تاک میں۔

(بشیر کا چھینک کر ظاہر ہونا)

بشیر۔ (ظاہر ہونا) اچھیں اچھیں اناجی سلام۔

انّا۔ چھپیں چھپیں بیٹا تو کون ہے ۔

بشیر۔ میں وہی شیطان جس کا ابھی کیا تھا بیان ۔

انّا۔ ارے بیٹا تو ہے بشیر میں رستہ بھول گئی ہوں مجھکو بتا دے ذرا مکان کا پتہ بتا دے

بشیر۔ کیا مکان کا پتہ بتاؤں یا قبرستان کا رستہ ۔

انّا۔ میں تجھ کو ڈھونڈتی آئی تھی تیرے لئے یہ مصیبت اٹھائی تھی ۔

بشیر۔ کیوں نہیں آپ ایسی مادر مہربان بیگمان ہیں کہ میری تلاش میں سرگردان ہیں
اور سنو تو سہی وہ کیا بات ابھی کہی ۔

انّا۔ کیا کیا بیٹا مجھے یاد نہیں رہی ۔

بشیر۔ وہی مؤا بشیر عیار مکار چالاک جعلساز دغاباز یہ ہمارا القاب کسکو سنا رہی تھیں ۔

انّا۔ ارے یہ طوفان بہتان کیا اٹھاتا ہے کیا جھوٹے قصے اڑاتا ہے میں نے تو
تیرا نام بھی نہیں لیا ذکر بھی نہیں کیا ۔

بشیر۔ بنکر بھولی بھالی یہ باتیں بنانا یہ کس سے سیکھا ۔

انّا۔ جھوٹی جھوٹی باتیں کرکے گھات میں لانا کس سے سیکھا ۔

بشیر دیکھے بھولے بھالے ایسے پڑنے والے ایسے الّو جنگل والے ہم نے
لاکھوں پائے نانی بی ہوش سنبھالو ۔

گانا۔ متواری تورا ہا میں سو ہی بتیہ بالا کب ہو ناواں بھولا بچارے۔
متواری جھوٹ بچن تورا ہم سنے ہے جانا جدوا پہ جدوا ڈارا ری
متواری ۔

انّا۔ چل چل بے ایمان کس کو دھمکاتا ہے کیسا شور مچاتا ہے کیا میں تیری دھمکیوں میں
آنیوالی ہوں تجھ سے ہوشیاروں کو رستہ بتانیوالی ہوں او لالچ خورے چھچھورے
مجھے دھمکاتا ہے ڈر دیکر لینا چاہتا ہے مجھے بھی داؤں دیتا ہے ۔

بشیر گانا۔ جاری جاری میں جانی بجریا ۔ تورے سجن کو جاؤں بجر یاری ۔

انا گانا۔ نہیں بولی سنہیں کیسی آفت مجھ پر ڈالی ۔ بجرہ للاری جاری ۔

بشیر۔ اری او کٹنی پھتنی دلالہ شیطان کی خالہ خوب پیغام سلام کا رستہ نکالا ۔
جوگن ہر دے میں بستے ہیں وہ بستے سارے رستے ہیں کیا چھپکر مال اڑائی ہے

ہم تجھ کو دیکھ ترستے ہیں +

انا۔ ہاں ہاں موئے اٹھائی گیرے تیرے تو یہی ہیں وتیرے اگر تو کچھ لینا چاہتا ہے

تو ایسا ڈھنگ کیوں پھیلاتا ہے +

بشیر۔ (ہنسکر) مطلب سب پہچان گئی تو جان گئی اور مان گئی ہے بات بھلی کر میرا

بھلا تو مجھ پر قربان گئی +

فیروز۔ واللہ کیا خوب روپ جمایا۔ اب تمہارا مطلب میری سمجھ میں تو یہ کیوں نہیں

کہتی کہ ارادہ اور ہے لالچ کا طور ہے +

بشیر۔ آپ سے اتنا ہی کہنا ہے ہمارا کافی۔ عقلمندوں کو ہوتا ہے اشارہ کافی

فیروز۔ مگر کچھ کام بھی بتاؤ گے یا مفت کی رقم کھاؤ گے حرام خورے بن جاؤ گے +

بشیر۔ بھلا ہم کہیں مفت کی رقم اڑاتے ہیں جس کا کھاتے ہیں اس کا گاتے ہیں

جو کام کسی سے نہیں ہوتا وہ کر دکھاتے ہیں +

فیروز۔ تو یہ لو میں تم کو اسوقت ایک ہزار کا نوٹ دیتا ہوں +

بشیر۔ سخی کا بول بالا کنجوس کا منہ کالا +

گانا۔ پائی پائی میں نے منسا پائی رے من کی آس موری عشرت بہاری بہاری

چھوا خوشی ہے شاد شاد ہے ہم ہم جگر کرت سن سنا نا نانا۔ چمن چمن دل

شاد ہوا ہے اب گلشن گلشن دھن دھن بائی فطرت کر دل کے ارمان کو

پاؤں کیسا نادان پھرتا حیران ہر آن ذی شان +

باب دوسرا۔ پردہ تیسرا محل گلنار

(گلنار کا سوچ میں کھڑے دکھائی دینا)

گلنار۔ ہر جگہ خوش محبت کا نیا عالم ہوا ۔۔۔ آنکھ میں آنسو جگر میں داغ دل میں غم ہوا

آنسوؤنکی بیقراری سے ہیں ذرا تسکین ہوئی ۔۔۔ بڑھ گیا اور اضطراب دل جو رونا کم ہوا

روز کی فریاد سے تنگ آگئے تھے اسقدر ۔۔۔ خلق کو مژدہ ہمارا نالۂ ماتم ہوا

نوک خنجر ہو کہ اے سفاک پیکان تیر کا ۔۔۔ جو میرے پہلو میں آبیٹھا میرا ہمدم ہوا

مار ڈالا روز اول کی نگاہِ لطف نے   ایکدم کا عیش ظالم عمر بھر کا غم ہوا
یا الٰہی کیا سبب ہوا کیا غضب ہوا کہ انا اب تلک پلٹ کر نہ آئی بیان ہو نہیں سکتا جو دل کا مطلب ہے جو اصل پوچھو تو طاقت بیان کیا ہے۔ قلق کا یہ شعر وردِ زبان مجھے اب بھی ہے الٰہی خیر ہو کچھ آج رنگ بے ڈھب سے ٹپک رہا ہے کمئی دل سے آبلا دل کا (انا کو دیکھکر) آہا وہ آئی تو وہ آئی +

(داخل ہونا انا کا)

کیوں میری پیاری انا کیا خبر لائی۔ وہ دل مضطر کی راحت کا سامان کہاں ہے۔ وہ میرا نوجوان عالیشان کہاں ہے (سوچکر) تیری خاموشی سے نامرادی برستی ہے جان مژدہ آرزو کو ترستی ہے۔ للہ کچھ جواب دے۔ دل کو نہ پیچ و تاب دے +

انا۔ بیٹا میں قربان گئی ہائے ہائے میری جان گئی ایسی بھولی دلبری مدھ بھول اپنے اوسان گئی +

گلنار۔ ہیں ہیں کیا ہے کیا ہے کچھ خیر ہے بوا یہ تجھ کو کیا ہوا +

انا۔ سانس چڑھی اور دم رکا اور جی گھبرائے۔ ایسے بوڑھے بیل سے کیا بوجھ اُٹھایا جائے +

گلنار۔ اچھا دم لیلو ٹھیرو گھبراؤ نہیں۔ ہوش ٹھکانے کرو غل مچاؤ نہیں +

انا۔ ہے ہے مجھکو تھاموں پکڑو غش آیا میں گرتی ہوں سر چکرایا جی گھبرایا دکھ پایا میں گھبراتی ہوں

گلنار۔ واہ واہ آج تو کچھ ڈھنگ ہی نرالے ہیں پیٹ سے پاؤں نکالے ہیں بس بس یہ بک بک یہ جھک جھک چھوڑو کچھ بتا حال سناؤ +

انا۔ اچھا تو سنو جب میں وہاں پہنچی۔ جیسے کہیں وہاں پہنچی۔ سرکار میری بی بی جیسے کہیں وہاں پہنچی +

گلنار۔ خدا کے لئے ان باتوں سے میرا دم گھبراتا ہے۔ کان نہ پریشان کرو۔ کچھ بیان کرو +

انا۔ اتنی تقریر سب فضول گئی ایلو ایلو میں بات بھول گئی +

گلنار۔ تقریر سب فضول کی اور بے تکان کی مطلب کی ایک بات تو نے

بیان کی ٭

آنا - میرے ہاتھوں میں سنسناہٹ پاؤں میں جھنجھناہٹ سر کی دھمک - دل میں
کھٹک آنکھوں میں چمک کلیجہ دھمک دھمک ٭

گلنار - یہ کیا جھک جھک کیسی بک بک ہے ٭

آنا - لو جی بیوی تم تو مجھ پر اُلٹا غصہ کرتی ہو ٭

گلنار - پھر کاہے کو ایسا بھونڈا نخرہ تلا کرتی ہو ٭

آنا - ارے بیٹا وہ نکیلا سجیلا بانکا ترچھا گبرو جوان عالیشان شوخ چالاک میں
ایڑی چوٹی دیکھوں میری آنکھوں میں خاک ٭

گلنار - پھر وہی بیہودہ تقریر شروع کی - یہ کیا آج دل میں ٹھانی ہے - کیا دیوانی
ہے ٭

آنا - گانا - پیاری توری پیاری راجنا ہائی ساجنا کیسی کرائی میں تدبیر توری
پیر مناؤں لاؤں میں ساجنا توری راجنا کیوں جی کیسی پیاری راجنا
بے ساجن - مجھ کو بھی کر دے تو امیر توری - مناواں لاؤں میں
ساجن توری ٭

گلنار - واہ واہ میری پیاری انا کیا کہنا یہ تو بڑا کمال کیا میں تو پہلے ہی سمجھتی
تھی - یہ کام تم ہی کرو گی کسی سے نہ ڈرو گی مگر یہ تو بتاؤ ٭

گانا - کون جتن ملوں ملیا جی للچے سن من ہائے دیا کون سے تدبیر سے دیدار
دلبر دیکھیئے - جس پر دل صدقے ہوا ہے - اس کو کیونکر دیکھیئے - جی
للچے سن ٭

آنا - سنو پیاری میری کارگذاری وہ تمہارا چاہنے والا نرالا قاضی کے
مکان پر تم سے ملیگا اور وہیں غنچۂ آرزو کھلیگا ٭

گلنار - آہا یہی تو میری آرزو تھی اسی بات کی جستجو تھی وہ آئی داد پائی واہ ٭

گانا - توری بچن آج لگے پیاری پیارے سن واری تو پہ واروں جیا
سکھ پرت نہیں موہے آوت چین غم سر گیا - مٹی دکھ کی رین - کر
دھگ دھگ دم پران تھا جی دکھنا اب کب تک بھٹکت ہے

بچن آج +

باب دوسرا پردہ چوتھا مکان قاضی

(قاضی کا کتاب پڑھتے دکھائی دینا بشیر کا داخل ہونا)

بشیر- قاضی صاحب سلام لیجئے ڈاڑھی ہاتھوں میں تھام لیجئے +

قاضی- بشیر آج تیرا کس طرح ہوا آنا +

بشیر- آنا پائی کو جانے دیجئے- مجھے مطلب پر آنے دیجئے +

قاضی- اچھا اچھا کہو کیا مطلب ہے یہاں آنے کا (بشیر کا قاضی کے کان میں کہنا) یہ تو ایک نیک کام پسند خاص و عام ہے اگر فیروز گلنار کو منظور ہے تو عقد ہونا کیا دوبھر ہے +

بشیر- یہی تو مشکل ہے- یہی تو راز چھپانے کے قابل ہے +

قاضی تو البتہ کسی قدر فتور ہے +

بشیر- اجی آپ کو دولھا دولھن سے سروکار ہے یا سارے کنبے کی رضامندی درکار ہے فکر کیا ضرور ہے مثل مشہور ہے دو دِل راضی تو کیا کرے قاضی +

قاضی- خیر دیکھا جائیگا اُن دونوں کو آنے دے +

بشیر- مگر نکاح ایسا مضبوط باندھنا- کہ لاکھ اُچھلے کودے- دُلتیاں اُچھالے مگر کھلنے نہ پائے +

قاضی- ابے اُلّو نکاح کوئی بیل ہے یا گھوڑا جو رسیاں تڑائے گا- کھُل جائیگا +

بشیر- قاضی صاحب آجکل کے نکاح کا کچھ اعتبار نہیں ذرا ثبات و قرار نہیں- جمعہ کا نکاح ہفتہ کی طلاق- سوا روپیہ دیا مجھ سے بیباق +

قاضی- بیوقوف جو لوگ عالی خاندان و شرافت نشان ہیں اُن کا یہ شیوہ نہیں کہ اپنی عصمت والی بیوی کو چھوڑ- بازاری عورتوں سے نکاح کریں-

اور ان کی کم صرفی سے رات دن دکھ بھریں۔ طلاق کی نوبت آئے
آبرو جائے +

بشیر۔ اچھا تو میرے واسطے بھی عمدہ سا نکاح تجویز فرمائیے۔ آج کل ذرا
ہاتھ تنگ ہے +

قاضی۔ تو کیا نکاح کرنے سے قارون کا خزانہ مل جائے گا۔ روپیہ کیونکر
ہاتھ آئے گا +

بشیر۔ چاہے صورت کالی ہو۔ مگر جورو روپے والی ہو۔ جس سے فارغ
البالی ہو +

قاضی۔ سخت نامردی ہے۔ کہ عورتوں کے پیسے پر مردوں کی معاش ہو زر
دار جورو کی تلاش ہو +

بشیر۔ لیجئے وہ لوگ آگئے اب اس ذکر کو جانے دیجئے۔ کچھ مٹھی گرم کرنے
کی فکر کیجئے +

(داخل ہونا فیروز و گلنار کا)

فیروز۔ بندگی اے باعث عیش و سرور بندگی اے محفل شرعی کے نور +

قاضی۔ الٰہی محبت تو بیدار بادا۔ ترا دولت ہمیشہ یار بادا +
گل اقبال تو دائم شگفتہ۔ بچشم دشمنانت خار بادا +

بشیر۔ واہ واہ فیروز کو ایک امیر کا لڑکا سمجھ کر باپ دادا سے لیکر تمام کنبے کی
تعریف کر ڈالی اور ہمارے واسطے کوئی بددعا بھی نہ نکالی +

فیروز۔ عقد کرنا اس پریوش سے مجھے منظور ہے +

قاضی۔ ناکح و منکوح راضی ہوں کیا دور ہے +

فیروز۔ گلنار کی اس میں رغبت ضرور ہے +

قاضی۔ پوشیدہ کرنا کام یہ کیا پھر ضرور ہے +

فیروز۔ پوشیدہ والدین سے ان کے یہ حال ہے +

قاضی۔ جھگڑا نہ کوئی بعد میں ہو یہ خیال ہے +

فیروز۔ قاضی صاحب مصیبت جھیلوں گا۔ آفت اپنے سر پہ لوں گا۔ مگر

یہ کھیل کھیلوں گا +

قاضی - یا الہی خیر ہو عجب معاملہ پیچیدہ نظر آیا +

گلنار - اے خدا پرست قاضی خدا تجھے رکھے راضی فیروز میری زندگی کا سہارا ہے مجھے جان سے پیارا ہے اگر اس کار خیر میں کچھ بھی تامل فرمائیں گے تو مجھے زندہ نہ پائینگے +

قاضی - اے بھولی بھالی نادان گلنار بیشک تیری محبت سچی ہے - مگر ابھی تو عقل کی کچی ہے - تجھ کو اس حرکت سے بڑے عذاب میں رہنا پڑیگا - ہر قسم کا رنج سہنا پڑے گا +

گلنار - للہ میری التجا قبول کیجئے - پیارے فیروز کو مجھے دیجئے +

قاضی - پیاری گلنار دلاری گلنار تو ناسمجھ ہے - دُنیا کے نشیب و فراز سے خبردار نہیں اس عمر کے قول و فعل کا اعتبار نہیں - اگر کل ہی تیرا دل پھر جائے اور فیروز کا حسن و جمال نظروں سے گر جائے یا تیرا باپ تجھ پر کوئی آفت لائے تو پھر کیا ہو +

گلنار - زمین مجھ سے پھرے اور آسمان پھر جائے بلا سے باپ پھرے مجھ سے پاک ماں پھر جائے نصیب میرا پھرے اور خاندان پھر جائے ہے ہے خاندان تو کیا بلا سے ایک جہان پھر جائے مگر یہ میرا دل فیروز سے کہاں پھر جائے +

قاضی - میں مجبور ہوں بے قصور ہوں - واقعی تم مبتلائے عشق کی حالت پر مجھ کو رحم آتا ہے اس لئے تم دونوں کا نکاح پڑھا جاتا ہے +

بشیر - حضرت قاضی صاحب کی مٹھی گرم کیجئے اس میں نہ شرم کیجئے نہیں تو نکاح بودا باندھینگے ایک جھٹکے میں کھل جائیگا +

(فیروز کا قاضی کو اشرفیاں دینا)

فیروز - یہ نذر آپ کی ہے اس کو قبول کیجئے +

قاضی - اس کی کیا ضرورت ہے +

بشیر - مطلب حصول کیجئے +

(قاضی کا دونوں کا ہاتھ ملا دینا)

قاضی
یارب نہال الفت پھولے پھلے جہان میں
دونوں کے دل کے نکلیں اب لوٹے جہان میں

گانا۔ سب کا۔ شاد ہو شاد ہو خوش رہے کاج میں راج میں سکھ سے۔ شادیاں شادیاں سب کریں۔ شادیاں شادیاں ہو سرو چمن چمن چمن۔ دولہا دولہن گلشن گلشن سوسن و گل و سمن سمن رنگت رنگت ہو÷

باب دوسرا پردہ پانچواں راستہ

(داخل ہونا مسعود و انجم کا)

مسعود۔ آہا کیا غارت گر آفتاب ہے دل بیتاب ہے۔ صورت سیماب ہے۔ عجب اضطراب ہے۔ عجب انقلاب ہے۔ دائیں بائیں دشمنوں کی آہٹ پائی جاتی ہے÷

انجم۔ مسعود کیوں جوانمردی کا نام ڈبوتا ہے کیوں آبرو کھوتا ہے دوست مہربان تو دشمن سے کیا ہوتا ہے÷

مسعود۔ کیا میں ڈرتا ہوں نہیں بھائی درگذر کرتا ہوں۔ دشمنوں کو اپنی آنکھ سے دیکھ کر ٹالتا ہوں میں اپنا مطلب نکالتا ہوں÷

انجم۔ کیا مطلب نکالتے ہو جو دشمنوں کو ٹالتے ہو÷

مسعود۔ ہم تم ہیں سے جو کوئی لڑیگا اس کا اثر فیروز پر پڑے گا۔ بس آؤ۔ قدم بڑھاؤ دیکھو وہ مرزا آتا ہے میرا دم گھبراتا ہے÷

انجم۔ اجی کیوں گھبراتے ہو ڈرے جاتے ہو۔ عورتوں کی طرح منہ چھپاتے ہو۔ مرزا آتا ہے تو آنے دو ہمیں کچھ ڈر نہیں۔ دشمنوں سے یوں نکالے کا شا بہتر نہیں÷

(مرزا کا داخل ہونا)

مرزا - کہاں وہ تمہارا ساتھ والا رزالا جس بدمعاش نے سر اُٹھایا مرزا اُس کی تلاش میں یہاں آیا +

انجم - او دغاباز جلساز فیروز نے تیرا کیا باغ لوٹا ہے باڑی اُجاڑی ہے جو تو نے اپنی بگاڑی ہے +

مرزا - او کمینوں کے حمایتی کمینے کیا یہی ہیں شریفوں کے قرینے لوگوں کی بہو بیٹیوں پر بُری نظر ڈالنا اپنی عزت سنبھالنا +

انجم - کمینہ تو او بدزبان بے ایمان کمینہ تیرا خاندان +

مرزا - کیا بیہودہ بک رہا ہے جلد چلا جا میں تیرا دشمن نہیں ہوں - فیروز سے کام ہے تو کیا بدلگام ہے +

انجم - ہمیں بے عزتی کب دوست کی گوارا ہے - جو تو فیروز کا دشمن ہے تو پہلے ہمارا ہے اب ہوشیار ہو تیری اجل کا یہ اشارہ ہے +

(لڑنا دونوں کا انجم کا مر جانا)

افسوس افسوس ہائے ہائے اسقدر میں نے کیا عزتی کی موت پائی - اس بیکسی سے قضا آئی - اے آسمان تو نے مجھے ذلیل کر کے مارا - اے منحوس وقت تجھے یہ ستم کیونکر ہوا گوارا +

(مرزا کا بھاگ جانا)

مسعود - کہاں جاتا ہے او نامرد تھم جا ہم بھی آتے ہیں (فیروز کا آنا) +

فیروز - یہ کیا شور وغل ہے کیا ہوا سب غل مچاتے ہیں +

انجم - خدا حافظ ہے اے فیروز بھائی ہم تو جاتے ہیں +

فیروز - آہ کیا ہوا - افسوس کیا ہوا +

انجم - آپ کا دوست یہ قدموں سے جدا ہوتا ہے +

فیروز - تم مجھے چھوڑ کے جاتے ہو برا ہوتا ہے +

انجم - لاکھ تدبیر کرے بندہ تو کیا ہوتا ہے - وہی ہوتا ہے جو قسمت کا لکھا ہوتا ہے +

فیروز - افسوس یہ بُری گھڑی ہیں آنکھوں سے دیکھوں کیا تم میرے سامنے دم توڑو اور میرا ساتھ چھوڑو - بھائی مسعود اتنی تکلیف تو گوارا کرو - کہ ان کے زخم کا چارہ کرو

یہاں سے لیجاؤ کسی حکیم حاذق کے مکان پر پہنچاؤ +

(مرزا کا پھر آنا)

مرزا - فیروز تو یہاں ہے اور میں تیری تلاش میں پھرتا ہوں بے خبردار ہو جا تیری بھی قضا آئی +

فیروز - اے بھائی مجھ بے خطا کو نہ ستاؤ دھمکیوں سے نہ ڈراؤ - مجھ کو اپنی جان کا خوف نہیں بلکہ اپنے ارمان کا ڈر ہے - میری جان کے ساتھ ایک حسین عورت کی جان بھی وابستہ ہے تم کو دشمنی کا مجھ سے کونسا رشتہ ہے -

مرزا - او بودے کیا عورتوں کی طرح خوشامد کرکے مجھ کو بہلاتا ہے جھوٹی کہانی سناتا ہے +

فیروز - اے عزیز خدا گواہ ہے میں جھوٹا نہیں +

مرزا - عزیز کسکو بناتا ہے ناہنجار بدمعاش بدتمیز تو کس کا عزیز او کمینے ہمارے خاندان کے نہیں ایسے قریبے +

فیروز - افسوس مرزا اپنے رشتے سے مجبور ہوں پھر تجھ کو سمجھاتا ہوں - عاجزی کا کلمہ زبان پر لاتا ہوں +

مرزا - میں کب تجھ کو زندہ چھوڑوں گا - تیرا رشتہ رشتہ خام کی طرح توڑونگا +

فیروز - اے میری پیاری گلنار تو کہاں ہے - اپنے گناہ کی عاجزی پر نگاہ رکھ +

مرزا - او بدچلن چھنڈال اس عصمت والی کا نام زبان سے نہ نکال - بے ہوشیار ہو جا ہوش سنبھال لے +

فیروز - او دغاباز جعلساز خدا جانے میں نے کس کا پاس کرکے تجھ کو چھوڑا اور تو نے مجھ پر یہ ستم توڑا - بس اب اپنی جان کی حفاظت کر اس وقت پورا کرتا ہوں اپنا ارمان +

(لڑنا دونوں کا مرزا کا مرجانا)

(داخل ہونا مسعود کا)

مسعود- فیروز بھاگ بھاگ یہاں ٹھہر نہیں - ورنہ تیری جان کی خیر نہیں +

(داخل ہونا شاہ کا فیروز کا بھاگ جانا)

بادشاہ- افسوس بھاگ گیا کمبخت نصیبہ جاگ گیا مگر اے وزیر خبردار وہ شریر میرے ملک کی سرحد میں نہ رہنے پائے - کوہ صحرا کی ٹھوکریں کھائے اگر اب تمہاری نگاہ کے سامنے آئے تو فوراً دار پر چڑھاؤ ہلاک کر و قصہ پاک کرو +

باب دوسرا پردہ چھٹا مکان

گلنار گانا- صورتیا دکھائے جاؤ رے چھیل سیاں نینن بچھل مل بس رہی جوبن بتیو جلائے - آن خبر یا بیجیو رے سجن بچھن مل جاتا کون توری نگریا ڈگریا سنوریا صورتیا - سخت پتھر سے زیادہ ہے تیرا دل قاتل - ہوئی آسان نہ جانبازاں کی مشکل قاتل - اُف رے بے درد ستم گر بیٹھے جاہل قاتل - نہ کیا ذبح گیا چھوڑ کے بسمل قاتل - دھن زخم پکارا کیا قاتل قاتل +

یا اللہ کیا ہوگا - آج کیوں دل بے تاب سینے میں اُچھلتا ہے خود بخود کوئی کلیجہ ملتا ہے ہم کو انجام میں کچھ اور نظر آتا ہے آج اس دل کا بُرا طور نظر آتا ہے +

(انّا کا آنا)

انّا - افسوس یہ ستم یہ قہر الٰہی یہ کیسی تباہی - بچانا بچانا - آیا مصیبت کا زمانہ +

گلنار ہے ہے بُوا میرا تو دل ہل گیا کلیجہ منہ سے نکل گیا - یہ کیا آفت آئی ہے کیسی آفت مچائی ہے +

انّا- ہے ہے مار ڈالا مار ڈالا +

گلنار- ہیں ہیں یہ کیا آہ و نالہ کس نے مارا کسکو مارا +

انّا - ہائے افسوس کیا کیا فیروز یوں دغا دی بُرا کیا فیروز مجروح - دل پہ یہ داغ

کھایا نہ جائیگا۔ گلنار سے یہ رنج اُٹھایا نہ جائیگا +

گلنار۔ سنائیں کیا فیروز نے داغ دیا وہ میرا پیارا دُنیا سے سدھارا گیا موت کے بادل میں چھپا وہ چمکتا ہوُا تارا کاش اس طرح میری اس کی جدائی ہوتی موت آتی تھی تو گلنار کو آئی ہوتی +

گانا۔ سہاگ میرا لوٹ گیو رے نہٹر بھئے بٹو گیا ہائے کلپے جیرا رہوں دکھیا انا بن کوئی کرے دلداری اب ناہیں ہیں جیون ہاری پھوکت ہے تن ساری

انا

موم سمجھتے تھے جسے وہ دل تو آہن ہوگیا

دوستی کا تھا گمان جس پہ وہ دشمن ہو گیا

گلنار

صاف کچھ حالت سنا جلدی کسی تدبیر سے

دم الجھتا ہے تیری اُلجھی ہوئی تقریر سے

انا۔ افسوس دوست نے دشمنوں کا کام تمام کیا۔ فیروز نے مرزا کا کام تمام کیا۔ نہ اسکی جوانی کا رحم آیا۔ نہ کچھ تمہارا خیال دل میں آیا +

گلنار۔ یہ کیا کہتی ہو تم یہ بات باور ہو نہیں سکتی +

انا۔ اجل جب آئی ہو تدبیر یاور ہو نہیں سکتی +

گلنار۔ افواہ ہے یہ تو نے سُنی سراسر غلط +

انا۔ مشہور کس طرح سے ہوا ایسی خبر غلط +

گلنار۔ خبر یہ کسی دشمن نے اڑائی ہوگی +

انا۔ کیا خبر ایسی اڑانے میں بھلائی ہوگی +

گلنار۔ لوگ جلتے ہیں میرے فیروز سے +

انا۔ کام کیا لوگوں کو اس دل سوز سے +

گلنار۔ انا یہ بات سچ ہے تو قسم کھا +

انا۔ بی بی تمہارے سر کی قسم سچ ہے یہ کہا اور اس کا ثبوت کیا دشوار ہے گھڑی بھر میں لاش آئیگی میرے کلام کی تصدیق ہو جائیگی +

گلنار - ہے کیا میں جانتی تھی کہ پھولوں میں خار ہے شربت میں سنبل فار ہے۔
ظاہر غمخوار ہے باطن میں دل آزار ہے ❖

انّا - کیوں بی بی میں نے کیا کیا سمجھایا تم نے دھوکا کھایا پھر کھایا ؎
کسی دن بُردوں میں بھلائی نہ آئی کوئی بات جز بے وفائی نہ آئی
طبیعت ہے مرد کی یا موج دریا کہ آئی تو آئی نہ آئی نہ آئی

گلنار - کس طرح یہ ظلم ظالم کو گوارا ہو گیا آستیں کا سانپ وہ خود ہی ہمارا ہو گیا

انّا - حوصلہ نکلا محبت کی وفا کی خوش ہوئیں آبرو کی آرزو کی اور جفا کی خوش ہوئیں

گلنار - یہ معمہ میری سمجھ میں نہ آیا دشمنی فیروز کو مرزا سے کیا تھی کچھ نہ تھی ❖

انّا - واہ بی دشمنی بے انتہا تھی ❖

گلنار - کچھ نہ تھی ❖

انّا - تمہارے تو دل میں فیروز کی محبت سمائی ہے اسکی برائی بھلائی ہے کیا کہوں
میرا بس چلتا تو اس ظالم کو مزا چکھاتی تلاتی سے باز نہ آتی ❖

گلنار - تو کیا خدانخواستہ میرے فیروز کی جان جاتی ❖

انّا - بے شک ❖

گلنار - بس زبان کو بند کرو - خدا سے ڈرو جو میری جان مختار ہے اس سے یہ دشمنی
بدظنی کیا کہوں یہ بے شرم آنکھیں تلوؤں سے ملتی تو دل کی آرزو نکلتی ❖

انّا - ہاں ہاں بیٹا سچ ہے میں ایسی گنہگار ہوں اسی سزا کی سزاوار ہوں ❖

گلنار - بیشک مجھ کو ثابت ہو گیا کہ مرزا کی نیت کا فتور ہے فیروز بالکل بے قصور
ہے جو بے گناہوں کا دشمن بنیگا اُسی طرح اُس کے آگے آئیگا ❖

انّا - اہو بل تیری جوانی تجھ کو غیرت نہیں آتی بھائی کی موت کا غم کرتی ہے
فیروز کے نام پر یوں مرتی ہے ❖

گلنار - عاشق صادق ہوں پھر ماں باپ کی پرواہ نہیں اب ہی مر جاؤں تو اپنے آپ
کی پرواہ نہیں ❖

یہ میں خوب جانتی ہوں کہ فیروز کی ایسی نیت نہ تھی کہ بے سبب مرزا پر ہاتھ اٹھاتا اور اس کا خون بہاتا۔ ضرور مرزا ہی نے چھیڑا ہوگا اسبات کا بکھیڑا ہوگا +

آنا۔ ہاں یہ تو میں نے بھی سُنا ہے کہ فیروز نے پہلے درگذر کی مگر مرزا برسر فساد ہُوا اخیر میں حیات سے برباد ہُوا +

گلنار۔ پیاری آنا تم فیروز کو یہاں تک لاؤ تو میں خود اُسکی زبان سے یہ داستان سن لوں اس کے تیوروں سے شناخت کروں +

آنا اب کہاں فیروز۔ فیروز کو اس شہر میں رہنے کی اجازت نہیں +

گلنار۔ ہیں کس کی اجازت نہیں +

آنا شاہ کی +

گلنار۔ افسوس میری زندگی تباہ کی (بیہوش ہو کر گر جانا) +

آنا۔ افسوس عشق کو کیا سمجھئے۔ افسوس ہے مرض ہے جنون ہے کیا چیز ہے میں نے اس کا دل پھیرنے کو کیسے کیسے طعنے دیئے۔ بندوبست کئے مگر ایک کا بھی اثر نہ ہُوا۔ کوئی فقرہ کارگر نہ ہُوا۔ اب اگر میں بھی اس کا ساتھ چھوڑ دوں تو جان سے گذر جائیگی فوراً مر جائیگی +

گانا۔ دھیرو ادھیرج دھر دکھ ہے کھوت کنول جی کو البیلی ناری میں واری پیاری نہ کرو من کی آسا سب پورن بچھڑے ملیں گے پی رو رو کریں میں زاری واری کیوں کھوت ہے جی نہ +

(ہوش میں آنا گلنار کا)

گلنار گانا۔ دل وارا ہے اب پارہ دل وارا غم سے ہارا خنجر آرا ہے دکھ سارا وارا دل تم پہ وارا تن من ہارا تجھ پر وارا جی نثارا او دلدار ہر دم ہر دم ہر غم ہر غم ہمدم ہمدم سن سن سن سن +

بٹیا میں تو تیری محبت آزماتی تھی فقط تجھ کو ستاتی تھی۔ اگر واقعی تو محبت میں ثابت قدم ہے تیرے سر کی قسم ہے کہ میں اسکو کسی طرح لاتی ہوں۔

اور تجھ سے ملاتی ہوں +

ڈراپ سین باب دوسرا ختم ہوا

باب تیسرا پردہ پہلا محل قاضی

(بشیر کا داخل ہونا شور مچاتے ہوئے)

بشیر۔ ہائے ہائے دوہائی دوہائی +

قاضی۔ کیا ہے بشیر کیوں غل مچاتا ہے کیا ادھم اٹھاتا ہے +

بشیر۔ جی ہاں صاحب آپکے نزدیک ایک کھیل ہے اور یہاں خاک و خون کا میل ہے ہر وقت ریل پیل جھمیل ہے +

قاضی۔ نوکری کرنی کیا ہنسی کھیل ہے بڑی دلیل ہے +

بشیر۔ توبہ توبہ میرے اللہ فیروز کا ساتھ دیکر کس عذاب میں پڑا بندوق کی آواز سنکر تو مجھے غش آتا ہے جی کانپ جاتا ہے اگر منہ پھیر کر بھاگتا ہوں تو ہانپ جاتا ہوں یہاں ہر وقت دنا دن اور سناسن کی آواز سے دل دھڑکتا ہے کلیجہ پھڑکتا ہے +

قاضی۔ تو تو بڑا چالاک ہوشیار تھا۔ اب کیوں جی چھوٹ گیا دل ٹوٹ گیا +

بشیر۔ جناب چالاکی ہوشیاری میں تو کوئی بلند نہیں۔ گر جنگ میں کوئی ہمیں قدم تو بندہ تین قدم تلوار کی چمک دیکھی اور کافور کوئی مارتے خاں کا سامنا ہوا تو بندہ دور

قاضی تف ہے بزدل نامرد۔ مردوں کی جوتیوں کی گرد جس کا نمک کھایا اس سے بُرے وقت میں پھرایا جی چرایا شرم نہ آئی کم بخت ایسی بے حیائی +

بشیر۔ آپکو کیا خبر ہے کہ مینے کیا کام کیا نام کیا اگر میں ساتھ نہ ہو تو فیروز قبر میں سوتا +

قاضی۔ جا جا بوڑے تونے کیا کام کیا ہوگا مفت میں اپنے ساتھ اور کو بدنام کیا ہوگا +

بشیر۔ مرزانے جیسے ہی طمنچہ اٹھایا میں نے ایسا کنپٹی کا ہاتھ جمایا کہ سر دھڑ سے اڑ کر

کھٹ سے ہو کر پٹ سے زمین پر جھٹ سے آن پڑا +

قاضی۔ اے کیوں ڈینگ مارتا ہے شیخی بگھارتا ہے +

بشیر۔ قاضی جی بس زبان کو روکے نہیں تو میری تلوار میان سے نکلکر زمانے کو تاراج کردیگی خون کا دریا بہادیگی +

قاضی۔ او نمک حرام غلام کیا کریگا اپنے آقا کی حلالی شیخیاں اڑاتا ہے خالی +

بشیر۔ خبردار کردیتا ہوں مجھ سے ڈرو میں بڑا جوانمرد ہوں میری عزت کرو نہیں تو اپنی تلوار کا جوہر دکھاتا ہوں دو چار ہاتھ ایسے بنٹے کے ہلاتا ہوں کہ تمکو چورنگ بناتا ہوں +

قاضی۔ تو بچہ تم یوں نہ مانوگے +

(قاضی کا تلوار نکالنا)

بشیر۔ ہائیں خبردار (تلوار نکالنا) توبہ توبہ حق تعالے اس مفلسی کا منہ کالا پھل بنیئے کے پاس رہن اور قبضہ ہمارے ہاتھ میں +

قاضی۔ بس اس بھروسہ پر لڑتا ہے اتنا اکڑتا ہے بشر ٹھیک۔ اس بے ادبی کی سزا دوں ایک ہاتھ میں منحوس سر اڑادوں +

بشیر۔ واہ آپ بھی بزرگ ہو کر کیسی بات فرماتے ہیں بیکار گرماتے ہیں اجی میں تو فقط ایک دو پٹے کے ہاتھ دکھاتا تھا۔ اور آپ کو آزماتا تھا۔ واہ واہ آپ تو بڑے دلیر شیر دل نکلے +

قاضی۔ مگر یہ کہو بچہ کہ اس خون کا انجام کیا ہوگا +

بشیر۔ فیروز سے اس خون کا مواخذہ ہوگا +

قاضی۔ میں تو سنا ہے لوگ اس خون کا الزام تجھ پر لگاتے ہیں مرزا کا قاتل تجھکو ٹھہراتے ہیں

بشیر (ڈر کر) نہیں نہیں +

قاضی۔ نہیں کیا ہوگا اب +

بشیر۔ ہائے اے باوا ہائے اے میّا کیا ہوا بھیّا۔ اجی حضور میں نے تو کبھی چوہا بھی نہیں مارا +

قاضی اب رونے پیٹنے سے کیا ہونا ہے کوئی دم میں سرکاری پیادہ گرفتاری کو آویگا پھر مزا معلوم ہو جاویگا ؎

(دروازہ کا کھٹکنا)

بشیر۔ ارے اے کوئی آیا قاضی جی مجھے بتاؤ ؎

گانا۔ گیا دم گیا دم مرا ہائے ارے ارے اے رے کوئی اے رے میری جان ہردم ہے دکھ پائی من ترسائی جی گھبراوے ہائے ہے ہردم روت زار زار ہوں اب کیا کرنا ہردم ڈرنا پھر مرنا ہائے رے ؎

قاضی کون ہے میں آتا ہوں ؎

بشیر۔ ارے میں جان سے جاتا ہوں ؎

(داخل ہونا اناکا)

بشیر۔ کون ہے خبردار میرے پاس نہ آنا نہیں تو جان سے مار ڈالوں گا ؎

انا۔ اے لو یہ موا نکٹا یہاں بھی آیا ؎

بشیر اری کمٹی تجھ کو اسوقت خدا نے بچایا۔ نہیں تو سرکاری سپاہی کے دھوکے میں تجھ کو جان سے مار ڈالتا۔ دیکھتا نہ بھالتا ؎

انا قاضی جی مجھ کو فرصت کم ہے۔ اب فیروز کو بلوائیے مجھ سے ملوائیے میں دو دو باتیں کروں تو فرصت پاؤں ؎

قاضی (بشیر سے) دوسرے کمرے سے فیروز کو بلا (انا سے) کہو خیر ہے کیا خبر ہے ؎

انا۔ خیر کیا ہے سراسر شر ہے جب سے گلنار کا تو حال نوحہ گیر ہے درد جگر ہے جان کا خطر ہے جب سے فیروز کی جلاوطنی کی خبر پائی ہے ایک آفت مچائی ہے رو رو کے آفت ڈھائی ہے ؎

قاضی آج تو میں نے فیروز کو اپنے مکان میں چھپایا ہے مگر کل ضرور چلا جائیگا۔ اس میں ذرا فرق نہ آئیگا ؎

فیروز (داخل ہوکر) اے انا خوش نصیب مجھ غریب پر ترس کھانے والی میری زندگی

کی کیا صورت نکالی ؎

انّا — انّا کی جان تیرے قدموں پر قربان اے نامور جوان تیرا یہ حال دیکھ کر کلیجہ شق ہوتا ہے مجھ کو قلق ہوتا ہے ؎

فیروز — دل گرفتہ ہوں مصیبت میں گرفتار ہوں میں - ہیں خود ستم نہ وہ دشاکی و ستمگار ہوں میں غم کو بھی جس سے کہ نفرت ہے وہ غمخوار ہوں میں - موت ہے جس کی دوا ہائے وہ بیمار ہوں میں مجھ سے افسوس یوں اب میرا وطن چھٹتا ہے - جس طرح بلبل شیدا سے چمن چھٹتا ہے

انّا — جان من گو کہ اسوقت مصیبت بھی ہے - رنج کے بعد مگر سنتے ہیں راحت بھی ہے جسکو تکلیف ہے پھر اُسکو فراغت بھی ہے - عیش و آرام بھی ہے دنیا میں صعوبت بھی ہے

غم بھی کرتے ہیں جنہیں عیش سدا ہوتا ہے
لاکھ کوشش کرے انسان تو کیا ہوتا ہے

فیروز - افسوس مرزا کے قتل سے میری نازک مزاج گلنار مبتلائے غم ہو گئی بھلائی میں برائی ہوئی نیکی سم ہو گئی ؎ ـــہ

خوب ہوتا ہے جو پہلے سے ہوتے جو ہم اپنے بدخواہ
کہ بھلا چاہتے ہیں - بُرا ہوتا ہے ؎

انّا — بس بس یوں نہ غم کرو بیقراری کم کرو - مرزا کے قتل سے زیادہ گلنار کو تمہاری مفارقت کا خیال ہے ازحد ملال ہے آج ہی کسی وقت اس مریض محبت کی بھی خبر لینا چاہیے آخری ملاقات کر لینا چاہیے ؎

فیروز - حکم بجالاؤں گا ضرور آؤں گا ؎

انّا - تو اب میں جاتی ہوں ؎

فیروز - بسم اللہ خدا کے حوالے ؎

باب تیسرا پردہ دوسرا مکان گلنار

(داخل ہونا گلنار کا)

گانا- بیخودی نے یہ کیا عشق میں عالم اپنا حالِ دل غیر سے کہنے کو چلے ہم اپنا
نہ ہُوا پر نہ ہُوا یہ دلِ پُر غم اپنا غیر کا مال تھا سمجھتے تھے جسے ہم اپنا
نہ سزاوار ہوئی آب و ہوا دُنیا کی ڈھونڈ کر اور نکالیں کوئی عالم اپنا

فیروز (داخل ہوکر) معاذ اللہ کسقدر مغموم ہے حسرت و یاس کا ہجوم ہے دل دریائے غم میں ڈوبا جاتا ہے جی سنسناتا ہے۔ افسوس اسکو ہوش اس قدر نہیں میرے آنے کی کچھ خبر نہیں (گلنار سے) غلام آپ کا خدمت گذار حاضر ہے ادھر بھی دیکھیے یہ جاں نثار حاضر ہے +

گلنار- اوہو کون میرا پیارا فیروز +

فیروز- جی ہاں وہی دلسوز +

گلنار فیروز جانی تجھ پر خدا کی مہربانی آؤ آؤ سر جھکاؤ میں تھرتھراتے ہاتھوں سے اس بھولے بھولے چہرے کی بلائیں تو لوں کیا کہوں میں تجھے دل نار کی ہوس مشہور ہے زمانے میں پیار کی ہوس +

فیروز اے میری کمسن بیوی وہ نازک دل جو تمہارے سینے میں ہے اس پر میرے ہاتھ سے بہت بھاری ستم گذرا ہے ؎

دشمنی تیرے لیئے ہوئی یہ محبت میری
دوستی ہوگئی افسوس عداوت میری

گلنار- عداوت سے تمہارے کچھ اگر ہوتے ہیں تو ہیں جانوں
کھلا تم زہر دے دیکھو اثر ہوئے تو میں جانوں +

فیروز سچ ہے پیاری میری سچی محبت کی بیقراری باعث انتشار ہے مگر دل بھی اپنے قول پر پائیدار ہے +

تمہارا ہم سے جو عہد وفا ہے اس کو تم جانوں
میرے وعدہ میں کچھ نو عدگر ہوئے تو میں جانوں +

گلنار پیارے فیروز عجب ہے میری تقدیر اُلٹی

نالہ و آہ دکھاتے ہیں جو تاثیر الٹی ❊

کس کی برگشتہ نظر کی ہوں میں بیمار کہ ہائے

یہاں مسیحا کی ہوئی جاتی ہے تدبیر الٹی ❊

فیروز کم کرو آہ و فغاں وقت سحر ہونے کو ہے

حال اضطراب میرا رشک قمر ہونے کو ہے ❊

گلنار۔

ہم بھی آخر ہیں اگر وقت سحر ہونے کو ہے

رات کے ہمراہ اپنا بھی سفر ہونے کو ہے

فیروز اے ناشاد و نامراد نامراد۔ یہ فلک تفرقہ پرداز کا قدیمی دستور ہے اب اس قدر حراس و وسواس کیا ضرور ہے۔

بشر کے لئے ہے یہی روز بد	خوش رہے گا کوئی تا ایام بد۔
غم ورحمت ہے زندگی کے ساتھ	رنج بھی فرض ہے خوشی کیساتھ
جس نے لوٹا مزا جوانی کا	کشتہ ہوا وہ ناتوانی کا ❊

گلنار۔ فیروز کیا یہ چاند سا چہرہ اب آنکھوں سے دور ہوگا۔ نہیں نہیں یہ مجھے کبھی نہ منظور ہوگا ❊

فیروز یہ تو بتلاؤ کہ بس اس میں ہمارا کیا ہے حکم حاکم سے کسی شخص کو چارہ کیا ہے ❊

گلنار ہم ترستے ہی رہے امید ممکن کے لئے۔ کیوں میری جان دل لگایا تھا اسی دن کے لئے ❊

فیروز۔ بس بس گلنار صبر کر۔ دل پر جبر کر۔ صبح قریب ہے آمادہ سفر عاشق غریب ہے صدمہ فرقت اٹھانے دے مجھے۔ جان سلامت لے جانے دے مجھے ❊

(روکنا گلنار کا فیروز کو)

گلنار گانا۔ ناہیں ناہیں جانے دونگی تجھ کو پیروا۔ تیرے بیچ دھر رکھونگی نندن جھوم جھوم کر ائیلا [illegible] جیا دھڑکے برایاں تکت کا رہی پران چین ناہیں دھوم دھوم کر نہیں جانے ❊

فیروز۔ گانا۔ دل داور نے دکھ ہیں ڈارا اس غم کا ہے اب کیا چارہ۔ صابر ہو تو شاکر ہو تو دل آرا۔ قسمت سے اب کیا چارہ ہے۔ فرقت سے دل پارہ ہے اُلفت کا دکھ سہارا ہے۔ دل پران پرانا وارا دلبر تر تجھ پر پران وارا وارا دل داور۔ سب زر تجھ پر وارا گھر در تجھ پر وارا دل داور ÷

گلنار صورت زار تمہیں دل میں چھپ کر رکھوں یا کہ آنکھوں میں تمہیں نور بنا کر رکھوں یا جسطرح ہو اُسی طرح میں دلبر رکھوں۔ دل پہ نہ لیکن جدائی کا میں پتھر رکھوں ÷
مان لے بات میری پاؤں پہ میں سر رکھوں

فیروز۔ افسوس پیاری مجبوری و ناچاری بھلا ہوں کس طرح حکم شاہ ذی شان سے باہر نہیں جاتا وطن کو چھوڑ ارمان سے باہر۔ کہی جو بات تو نے ہے میرے امکان سے باہر ÷

گلنار افسوس فیروز کیا میرا ارمان ÷

فیروز وہیں نکلے گا یہ ارمان ÷

گلنار۔ اے میرے پردیسی شوہر گلنار کو کس پر چھوڑتے ہو کیوں مجھ سے منہ موڑتے ہو رشتۂ محبت کو توڑتے ہو ÷

فیروز قسمت نے یہ رنج باونا کو سونپا سلطان نے ہمیں رنج و بلا کو سونپا
تقدیر میں جو لکھا تھا پورا وہ ہوا لو آؤ گلے ملو خدا کو سونپا ÷

(فیروز کا گلے مل کر جلدی سے جانا۔ گلنار کا اس کی جدائی میں غش کھانا داخل ہونا بانو یعنے والدہ گلنار کا)

بانو۔ افسوس افسوس اس نادان کے نازک دل پر مرزا کی موت کا کسقدر اثر ہے اپنے بیگانے سے بے خبر ہے شاید روتے روتے گر گئی ہے یا صدمے سے غش ہو گئی ہے گلنار گلنار پیاری منہ سے بولو میں واری ÷

گلنار (چونک کر) فیروز ہائے فیروز

بانو۔ ابتک قاتل کا نام لیکر چونک پڑتی ہے ایڑیاں رگڑتی ہیں کیلئے میریجان +

گلنار اماں جان آپ اسوقت کہاں +

بانو کیوں بیٹا خیر ہے یہ کیا حالت ؟

گلنار اماں جان فیروز قاتل کو اگر میں پاتی تو اس ستم کا مزا چکھاتی وہ میرے بھائی کا قاتل نہیں بلکہ میرا قاتل ہے۔ ہائے فیروز ہائے فیروز +

بانو۔ صبر کرو بیٹا اب تو وہ شہر سے نکالا گیا۔ عذاب میں ڈالا گیا۔ اپنے اعمالوں کی سزا پائیگا بہت رنج اٹھائیگا +

گلنار اماں یہی تو میرے دل کو زیادہ ملال ہے اسی کا تو خیال ہے کہ میرے دل پر اس کا وار چلگیا۔ اور وہ اپنی جان بچاکر نکل گیا +

بانو ناداں گلنار میں تیرے نثار میں تیرے باپ کا ایک پیغام لائی ہوں تجھ سے ایک بات پوچھنے آئی ہوں تو میرے گھر کا چراغ ہے تجھ سے میرا دل باغ باغ ہے +

گلنار فرمائیے حضور کیا بات ہے خلاف دستور جس میں میری رائے کی ضرورت ہے مجھ کو کمال حیرت ہے +

بانو نوجوان مشرف جو لڑکا عالی خاندان ہے صاحب عزت وشان ہے اس سے تیری شادی کا دھیان ہے اسلئے باپ کا فرمان ہے کہ گلنار کی مرضی بھی ضرور ہے بتا تجھ کو منظور ہے یا نامنظور ہے +

گلنار اس میں شادی کا نام کیا ضرور ہے +

بانو یہ تو دنیا کا دستور ہے کوئی مرتا ہے کوئی خوشی کرتا ہے کوئی کلی مرجھاتی ہے کسی کا جنازہ جاتا ہے کسی کی برات آتی ہے جبتک دنیا کا قیام ہے سامان دنیا کا یہی انتظام ہے +

گلنار اماں جان میں جہانتک غور کرتی ہوں شادی بیاہ کے نام سے ڈرتی ہوں زبان کھولتے شرماتی ہوں۔ مردوں کو بیوفا پاتی ہوں اسلئے آزادی پسند کرتی ہوں اکیلا رہنے کی خواہش چندور چند کرتی ہوں +

بانو۔ اگر ہر عورت کے دل میں یہ خیال آتا۔ تو دُنیا کا انتظام بگڑ جاتا اگر ہم کو بھی شادی
سے نفرت ہو جاتی تو تجھ ایسی بیٹی پیاری کہاں سے آتی +

گلنار۔ اماں جان گستاخی معاف یہ امر تو ہے میرے خلاف +

(داخل ہونا غفور الدولہ والد گلنار)

غفور۔ کیوں بیگم گلنار کو وہ خوشخبری سنائی +

بانو۔ صاحب میں ان باتوں سے باز آئی۔ اس زمانے کی لڑکیوں میں عزت کا نام نہیں
شرم سے کام نہیں ہیں کچھ دخل نہیں دیتی تم جانو اور تمہاری بیٹی +

غفور۔ کیوں نور دیدہ کیا منظور ہے مشرف ایک نیک بخت لڑکا مشہور ہے +

گلنار۔ اے والد مہربان گو کہ مشرف نیک بخت ہے مگر مجھ کو مردوں سے سخت نفرت ہے +

غفور۔ او شوخ دیدہ تیری بھی یہ مجال ہوئی کہ ہمارے حکم کو ٹالے ہمارے سوال میں پی نکالے +

گلنار ؎
چاہیے دنیا میں رہ کر شغل آزادی کیجے
بے وفاؤں سے نہیں منظور شادی کیجے

غفور۔ ہائیں یہ کیا کہا او بے حیا یہ کیا بولا +

گلنار۔ واجب القتل ہوں یا مستحق دار ہوں میں کیا کہوں اس دل ناشاد سے لاچار ہوں میں +

غفور۔ ملا دوں خاک میں اس دل کو جب آرام حاصل ہو نہ میرے گھر میں تو ہو۔ اورنہ
سینے میں تیرا دل ہو +

گلنار۔ واقعی یہ دل اسی سزا کے قابل ہے مگر دوسرے کا ملک ہے میرا مال نہیں ورنہ
اس کے ٹکڑے کرنے میں کچھ ملال نہیں +

غفور۔ او بد چلن دریدہ دہن تیری غیرت کیا ہوگئی۔ جو مجھ سے آنکھ ملاتی ہے ذرا نہیں شرماتی
ہے پیدا ہوتے ہی مر جاتی تو میری آبرو جاتی +

گلنار۔ اے والد مہربان میرے جواب کہاں مگر حضرت عشق مددگار بنکر میری ہمت بڑھاتے
ہیں یہ کلمات میری زبان پر آتے ہیں ؎

گرچہ بدنامیست نزد عاقلاں — ما نمی خواہیم ننگ و نام را

غفور۔ مگر اس کا کیا نام ہے جس کے خیال میں تو بے آرام ہے ✤

گلنار۔ جب اس دلبر کا نام لیتی ہوں تو پہلے دونوں ہاتھوں سے کلیجہ تھام لیتی ہوں ✤

غفور او چڑیل بے حیا ناسزا یہ کیسی بے حیائی۔ ہم نے کیا پوچھا تو نے کیا بات سنائی
اُس کا نام زبان پر نہ لائی ✤

گلنار فلک کو مرغوب جس کا حسن برافروز ہے۔ نام اس سفاک کا جلاد کا ...
... (چپ ہو جانا) ✤

غفور کیوں نام لینے میں تیری گردن جھکی ✤

گلنار۔ نام لینے میں اس لئے رُک جاتی ہوں کہ اس نام کے دشمن ہزاروں پاتی
ہوں ✤

غفور تو کیا وہ ہمارا بھی دشمن ہے ✤

گلنار وہ تو کسی کا بھی دشمن نہیں ✤

غفور تو پھر لوگ اس کے دشمن کیوں ہوئے ✤

گلنار یہ تو قاعدہ ہے کہ اچھوں کے بُرے دشمن۔ عالم کا جاہل دشمن۔ خوبصورت کا
بدصورت دشمن دولت مند کا مفلس دشمن ✤

غفور ؎
ممکن نہیں کہ نیک دشمن جہان ہو
جبتک کوئی برائی کا اس سے دھیان ہو

گلنار بہت لوگ ایسے بھی ہیں جو بے سبب کسی کے دشمن بنجاتے ہیں بدظن ہو
جاتے ہیں مگر آخر میں ذلت اٹھاتے ہیں منہ کی کھاتے ہیں بہت پچھتاتے ہیں ؎

حسد رکھتا ہے جو اہل ہنر سے
مثال اشک گرتا ہے نظر سے

غفور۔ او جھجتی تکرار سی کیوں ہوئی ہے زندگی بھاری نام بتانے میں اسقدر عیاری ✤

گلنار۔ سنئے جناب عالی ہیں نام بتاتی ہوں وہ مبارک نام پر لاتی ہوں فتح وظفر کی
نشانی فیروز جانی ✤

غفور۔ اُف ایک تیر کلیجہ کے پار ہو گیا۔ دل فگار ہو گیا۔ سینہ داغدار ہو گیا او ناشدنی یہ کس کا نام بتایا دشمن کو دوست ٹھہرایا آبرو کو بٹہ لگایا او ذلیل و خوار تجھ پر خدا کی مار دور ہو سامنے سے مردار +

(جانا غفور کا غصہ میں)

گلنار۔ اماں جان کیا میرے باپ کی طرح اپنا بھی دل پتھر کر لیجیگا۔ میری طرف توجہ نہ دیجیگا +

بانو بیٹی اس خیال کو دل سے نکال دشمن کی دوستی پر خاک ڈال میں اپنی مامتا سے مجبور ہو کر پھر تجھ کو سمجھاتی ہوں۔ کہ اس محبت میں میری جان جائیگی یا تو راحت نہ پائیگی +

گلنار خیر اتنی صورت آپ نکالیے کہ چند روز اس عقد کو ٹلائیے جب تک میں اپنے دل کو ٹھیراؤنگی اور آپ کا حکم بجا لاؤنگی +

بانو خیر منظور ہے دو چار روز کا زمانہ کیا دور ہے +

(جانا ہر دو کا)

باب تیسرا پردہ تیسرا مکان قاضی

(داخل ہونا مشرف و قاضی کا)

مشرف۔ فرمائیے جناب میری بات کا جواب +

قاضی۔ کافی ہے تیرے واسطے رات کا خواب +

مشرف آپ کا وہ قول میرے دل نشین ہوتا نہیں +

قاضی عقد ہو جائے تیرا مجھ کو یقین ہوتا نہیں +

مشرف کیوں +

قاضی۔ دیکھتا ہوں میں ہر ایک بیتاب فرط غم سے ہے کب فراغت اُن کو مزا کی

صفِ ماتم سے ہے ٭

مشرف یہی تو زیادہ جلدی کا سبب ہے گلنار کے والدین کا یہی مطلب ہے کہ گلنار اس غم کو بھول جائے شادی کی خوشی میں دل کو چین آئے ٭

قاضی مجھ کو حیرت ہے یہ کام کیونکر ہوگا ٭

مشرف مقرر ہوگا ٭

قاضی۔ نہیں اس کام کے ہونے کا سبب اور بھی ہے ٭

مشرف اس قسم کی باتوں سے تعجّب اور بھی ہے ٭

قاضی۔ چین بے گل کے کبھی بلبل شیدا کو نہیں ٭

مشرف۔ ہو نہ بلبل تو تسلی گل رعنا کو نہیں ٭

قاضی مگر بلبل کو جس گل کا خیال ہے اس کا ملنا تو محال ہے ٭

مشرف یہ تو فرمائیے جناب والا اس بحث کا کیا نتیجہ نکالا ٭

قاضی۔ گلنار کے دل کا حال میں جانتا ہوں اس کا منشا پہچانتا ہوں کیا عقد کو وہ ماتم سے راضی ہوئی ٭

مشرف کس طرح سمجھوں کہ ناراض ہوئی ٭

قاضی اپنی زبان سے اقرار کرے ٭

مشرف ہزار بار کرے ٭

قاضی پھر کیا مشکل ہے یہی تو خواہش دل ہے ٭

مشرف (گلنار کو آتا ہوا دیکھکر) لیجیے وہ مست ناز آتی ہے ابھی اسبات کی تحقیق ہوئی جاتی ہے ٭

قاضی (الگ ہوکر) خدا خیر کرے دل کو فکر پیدا ہوگئی دیکھیں کیا ہوتا ہے ٭

مشرف۔ گاتا۔ بولو جی میں واری جان ہم ساجن بیٹھے تم آؤ میرے ٹھاون تم سنگ۔ ہمری لگن لگت ہے جنکو بچپن سے تھام تھام رام ٭

گلنار آہ وہ دل کی لگی ہے کہ بتا ہی نہ سکیں

لذت عشق ہے وہ جسکو بتا ہی نہ سکیں

مشرف مگر جان جان حال حال کے بیان میں تامل کیوں فرمایئے اظہار حال پرکسلیئے مرمایئے بات کچھ راز نہیں ہے کہ بتا ہی نہ سکو آنکھ کچھ بوجھ نہیں کہ اٹھا ہی نہ سکو +

عجب تشویش ہے پیدا تمہارے جاں نثاروں میں

بیان کر دیجئے اب حال دل اپنا اشاروں میں

گلنار۔ ہاں ہاں ہاے نہ کچھ آپ ہمارا سمجھے۔ آدمی وہ ہے جو چتون کا اشارہ سمجھے

مشرف۔ ہاں میں سمجھتا ہوں کہنے میں شرماتی ہوں۔ رُکتی رُکتی زبان پر لاتی ہوں +

کہئے قاضی صاحب ابتو آپ کو یقین آیا۔ میری مست ناز نے کیا فرمایا +

قاضی جو کچھ ہے بھید اس میں تو ہے بیخبر سامع۔ کلام ظاہر ہے پر کرتے ہیں ناحق فدا سامع۔ مآل کار کو بھولے ہوئے ہیں سر بسر سامع۔ سمجھ لیتے ہیں اپنے اپنے طور پر سامع +

اثر رکھتی ہے آتش کی غزل مضروب کا بھڑکا

مشرف۔ قاضی صاحب آپ بریکار کی دلیل کرتے ہیں بات بات پر مجھے ذلیل کرتے ہیں۔ گو زبان کو بند کرتی ہے حیا آئی ہوئی کہہ رہی ہے حال دل تو آنکھ شرمائی ہوئی +

قاضی وہاں دل پہ خیال اور ہے یا مد نظر اور۔ وہاں مطلب اور ہے کچھ اور اِدھر اور +

مشرف

اٹھا دو شرم کا پردہ بتا دو حال دل ہم کو +

چھپا کر رازِ اُلفت کر رہی ہو منفعل ہم کو +

گلنار۔ صاف کہتی ہوں کہ خیر وزر پر مائل ہوں میں + اُس کی اب تیغ نگاہ کی گھائل ہوں میں + اس طرف اس کی ادا کہتی ہے قاتل ہوں میں۔ اس طرف میری قضا کہتی ہے بسمل ہوں میں +

سر سے لے تا بقدم داد بھرا دل ہوں میں +

مشرف ستمگر کینہ جو عیا تف اس بیوفائی پر + بنا کر اپنا شیدا یوں کمر باندھی برائی پر +

ہزاروں بار تف ہے اس تیری بے اعتنائی پر ؎

گلنار۔ بیوفا سے وفادار وفا کرتے ہیں ؎ جو ہمیں اپنا سمجھتے ہیں خطا کرتے ہیں
ہم کو اچھا جو سمجھتے ہیں برا کرتے ہیں ؎

مشرف ارے ادبے وفا عورت عیار مکار تجھ پر عالم کی پھٹکار ہیں نے تیری شرم بھری نگاہوں پر اپنا دل نثار کیا اور انہیں آنکھوں نے مجھ ہی پر وار کیا ؎

گلنار تم بھئے میرے چاہنے والے مگر میں تو نہ تھی عشق میں گریاں تم ہی تھے چشم تر میں تو نہ تھی۔ مبتلائے درد دل درد جگر میں تو نہ تھی ؎

مشرف۔ بس بس خاموش خدارا ستم آرا سُن لیا احوال سارا ؎
دل آہ کیا فگار جگر غم سے پھٹ گیا ؎ بس او جفا شعار میرا دم اُلٹ گیا

گلنار رحم آتا نہیں اسوقت جو تجھ پر مجھ کو ؎ بس اسی واسطے کہتا ہے ستمگر مجھ کو
ابھی ملجائے جو فیروز سا دلبر مجھ کو ؎ تو کہے اہل وفا خلق مکرر مجھ کو
بس تصور اسی دلبر کا ہے دن بھر مجھ کو

مشرف۔ گانا۔ بھر ماری نجریا تو کا لاج نہ آئی جیسی توری مناؤ بسی توری نجریا لاج تو کا لاج نہ آئی رنگ رنگیلی او چٹکیلی طور دکھاتے نرنج تو کا لاج نہ آوے ؎

گلنار۔ گانا۔ ان نینن میں لاج کہاں بسے جن نینن میں سانوریا نج بیٹھی ہوں تن من دھن سب عشق میں ہو کر باوریا ساجن نہیں الجن کرے دکھ بتیا کو بھجن کرے ؎
سگرو سنگٹ کا نرنجن کرے ڈوب رہی ہے ناوریہ

مشرف کمبخت ناسزائی ایسی بے حیائی یہ بات منہ پہ لائی تیری زبان بند نہ ہوئی۔ تجھ سے بے غیرت بے شرم پیدا ہوتے ہی زمین کا پیوند نہ ہوئی۔ اب اگر فیروز چنڈال کا نام آیا۔ تو جان کہ قضا کا پیغام آیا ؎

گلنار
اڑا دے سر میرا تن سے تیرا احساں سراسر ہے ؎
جو اس کے نام پر آئے قضا تو اس سے بہتر ہے ؎

قاضی۔ اے نوجوان مشرف زیادہ نہ جوش میں آؤ غصہ چھوڑ دو ہوش میں آؤ تم اسوقت

جاؤ میں اُس کو سمجھاؤں گا راہ پر لاؤں گا۔

مشرف بندگی ! بیٹھئے خدا حافظ۔

قاضی جائیے کبریا حافظ۔

(جانا مشرف کا)

گلنار - اے میرے سرپرست مخدوم قاضی میرے داد دل کی دوا کیجئے۔ کرم مجھ پر بہر خدا کیجئے۔

قاضی گلنار تم کو یاد ہو گا اُس دن کے لئے میں نے تم کو سمجھایا تھا۔ اِدھر ہے خوف جان اپنا اُدھر الفت تیری دل میں عجب تشویش میں ہوں اور پڑی ہے جان مشکل میں۔

اس بات کی تدبیر ذرا ہو نہیں سکتی۔ سر گشتہ مقدر کی دوا ہو نہیں سکتی

گلنار مقدر پھر گیا ہے گر ہمارا کریگا فیصلہ خنجر ہمارا۔

(خنجر مارنا چاہنا روکنا قاضی کا)

قاضی - کیا دل میں یہ تو نے بات ٹھانی افسوس یہ کم بخت مرگ نوجوانی اچھا تو اتنی تکلیف اٹھائیگی جیتے جی قبر میں رہے گی۔

آگ میں کود پڑوں ڈوب کے پانی میں مروں شیر کے منہ میں چلی جاؤں جوانی میں مروں آتش غم میں جلوں - اشک فشانی میں مروں - موت ہر طرح کی ہے دل سے گوارا مجھ کو - شکل دکھلا دے جو وہ میرا پیارا مجھ کو۔

اوہو تو ایسی نادان بھولی بھالی اور ایسی ہمت والی ہے - یہ دوا کی شیشی چند قطروں کے پینے سے فوراً غش آ ئیگا - جی سنسنائے گا - ماں باپ مردہ سمجھ کر قبر میں سلائیں گے پھر ہم وہاں فیروز کو لے کر آئینگے بس جا اب سے کہدے کہ عقد منظور ہے۔

(جانا گلنار کا)

باب تیسرا پردہ چوتھا محل گلنار

(داخل ہونا غفور اور اسکی عورت کا)

غفور - کہاں ہے وہ شوخ دیدہ آفت رسیدہ کیوں تم نے ابتک میرا حکم ٹالا اس بدکردار کو میرے گھر سے نہیں نکالا *

بانو صاحب ذرا غصہ چھوڑ دیوں رشتہ نہ توڑو ابھی نادان ہے گلنار نادان کی باتیں ہیں یہ باتیں آپ کی بھی پشیمانی کی باتیں ہیں *

غفور نہیں نہیں میں ہرگز نہیں مانونگا - اگر اس کی حمایت کروگی تم کو بھی دشمن جانونگا *

بانو وہ میری اجازت سے قاضی کے مکان پر گئی ہے ابھی آئیگی تو اُسکی نیت معلوم ہوجائیگی لو وہ آتی ہے *

(داخل ہونا گلنار کا)

گلنار - اے والد مہربان میں اپنے گناہ کی معافی چاہتی ہوں قاضی صاحب کی نصیحت سے نیک راہ مجھ کو پسند ہوئی - آپ کے حکم کی پابند ہوئی حکم جو آپ کا ہے اس سے دلی اُلفت ہے - سچ ہے ماں باپ کے قدموں کے تلے جنت ہے *

غفور شاباش میری فرمانبردار بیٹی شاباش تیری قسمت کا ستارہ اوج پر تاباں ہوا جو تجھ کو اپنے باپ کی اطاعت کا گمان ہوا - بہت جلد تمہاری شادی کا سامان کرتا ہوں *

(جانا دونوں کا)

گلنار - گانا - باری اب میں جان دیدوں باری اب میں جان تجھ کو ملوں سجن سے گروا لگاؤں واکا درشن پاؤں - کیسے ہمت کر پاتے سنگٹ دُکھ جاتے باری تورا آسرا باری اب جان دیدوں *

(داخل ہونا سہیلیوں کا)

سہیلیاں - گانا - کس دلبر سے دل آرا نے اقرار کیا ہے شادی کا دل شاد کیا آہ

کیا اقرار کیا ہے شادی کا جوڑا شاہانہ تمکو پہنائیں۔ خوشیاں منائیں شادی چائیں
تیرے ہی کارن چندر بدن سنگار کیا ہے شادی کا ⁂

اول سہیلی۔ ہو مبارک تجھے شادی کا شاہانہ جوڑا ⁂

دوسری ہے یہ تیرے لئے نایاب زمانہ جوڑا ⁂

تیسری۔ رشتہ نوشابہ سے تجھے ہے یہ ملانہ جوڑا ⁂

چوتھی۔ تیری قسمت میں یہ بے مثل تھا پانا جوڑا ⁂

گلنار ہے کفن میرے نصیبوں کا پرانا جوڑا ⁂

سہیلی اول۔ اے رشک چمن یہ پوشاک زیب تن کیجئے۔ شادی کے شادیانے میں انعام ہمکو دیجئے ⁂

گلنار اچھا اے میری سہیلیو البیلیو اب تم جاؤ میں تھوڑی دیر کے لئے تم سے رخصت ہوتی ہوں مجھے نیند آتی ہے میں سوتی ہوں ⁂

سہیلی دوم۔ سیج پر پھولوں کی آرام سے سونا نصیب ⁂

گلنار۔ سیج کے بدلے ہو قبر کا کونہ نصیب ⁂

(سب کا جانا)

افسوس دُنیائے ناپائیدار میں حباب آساء زندگی۔ کے لئے اس عیش فانی کے لئے کسی سے محبت کرنا عشق کا دم بھرنا بیکار۔ بیکار ⁂

گانا۔ منتظر چشم ہے بازیچۂ دُنیا ہم کو۔ پتلیاں روز دکھاتی ہیں تماشا ہم کو
مژدہ غم عشق میں ہے عین حیات۔ ہے دم خنجر قاتل دم عیسےٰ ہمکو
حسرتیں قبر میں بھی ساتھ رہینگی احسن۔ مر کے بھی چین نہ دیگا دل شیدا ہم کو

افسوس اے جنگلی بوٹیوں کے بنے ہوئے عرق مرکب اب تو اپنی تاثیر دکھائیگا۔ آہ مجھ کو عالم ہستی چھوڑنا پڑیگا۔ دنیا کی دلچسپیوں سے منہ موڑنا پڑیگا مگر نہیں یہ مرنا تو عین حیات ہے یہ خمار کا ہے کو ہے عشق کی کرامات ہے میرا وسواس بالکل واحیات ہے اب تو گھبرا کے یہ کہتے ہیں کہ مر جائینگے۔ مر کے بھی چین نہ پایا تو کدھر

جائینگے۔ اے زہر مرکب مجربات نہیں نہیں اے آبحیات تو میرے دلدار کا دیدار دکھا یا اللہ کیسی اوداسی چھائی ہے۔ کیسی بھیانک رات آئی ہے خیر خدا کا نام لیکر یہ عرق میں پیتی ہوں ⁂

(عرق پینا)

اُف سر چکرایا اندھیرا اندھیرا باری خدایا زبان لڑکھڑاتی ہے آنکھ بند ہوئی جاتی ہے دل سنبھالے سے سنبھلتا نہیں۔ نقشہ کیا ہے خاک ملتے ہیں ارمان یہ ہوتا کیا ہے پروردگار میں مرتی ہوں اپنے گناہوں کا عذر کرتی ہوں ⁂

(مرجانا گلنار کا انّا کا داخل ہونا)

انّا۔ کیا میری بیٹی نیند میں سوتی ہے اٹھلائی ہوئی ہے جوانی گلستان میں بہار آئی ہوئی ہے۔

میری بھولی بھالی جوانی کی نیند سونے والی اٹھو کیا ہے۔ خیر کرنا خدایا کتنا جگایا مگر ہوش نہ آیا ارے یہ تو موئی یہ کیا قیامت ہوئی ⁂

(داخل ہونا بانوں کا)

بانو۔ یہ کیا شور ہے کیا گھر میں چھوہے ⁂

انّا۔ ہائے رے کسی بے بسی میری پیاری چل بسی ⁂

بانو یہ الٰہی یہ کیا قہر ہوا اس کی جان پر کیسی تباہی میری نادان کچھ جواب تو دے اے میری ارمان کچھ جواب تو دے ⁂

غفور یہ کیا ہے کیا حشر برپا ہے ⁂

بانو۔ جیتے ہی میری آس توڑ چلی۔ میری ناشاد مجھ کو چھوڑ چلی۔ افسوس میں کن آنکھوں سے دیکھوں یہ تماشا۔ ہو سامنے ماں باپ کے اولاد کا لاشہ ⁂

(داخل ہونا مشرف کا)

مشرف۔ یہ کیسا شور و فغان یہ کیسا پُر درد بیان ہے دل ہلا جاتا ہے ہوتا ہے یہ ماتم کس کا۔ کیسا یہ شور ہے۔ ہر دل پہ ہے یہ غم کس کا ⁂

بشیر شاد نا حق ہیں بسر عیش کے کرنے والے
دے گئے داغ جدائی ہمیں مرنے والے

فیروز کیا کہتا ہے کچھ صاف صاف کہہ خیر ہے +

بشیر اب خیر کہاں یہاں تو شر ہے جس سے مجبور ہر بشر ہے +

فیروز کیا غضب ٹوٹا کیا الم ٹوٹا کیا ستم ہؤا +

بشیر۔ وہ غنچہ دہن اشک چمن نازوں کی پالی۔ گلزار وفا کے گل نوخیز کی ڈالی ہم سنگ شفق رخ شوخ کی لال۔ آنکھیں گل نرگس بھی تھیں۔ ابرو وہ ہلالی افسوس صد افسوس نظر کھا گئی اُسکو۔ آئی نہ جوانی کہ اجل آ گئی اُس کو +

فیروز کون میری پیاری گلنار ہلاک ہوئی +

بشیر جی ہاں سب آرزو خاک ہوئی +

فیروز کیونکر +

بشیر بس جناب وقت کم ہے زیادہ تشریح کی فرصت نہیں یہ معاملہ آپ کو خود معلوم ہو جائیگا +

فیروز۔ مل گئے خاک میں افسوس سب ارمان دلی۔ ہؤا پامال چمن اور نہ کلی دل کی کھلی۔ بلبل زار کو دیدار کی فرصت نہ ملی۔ رہ گیا شوق فغاں اور زباں تک نہ ہلی جیتے جی ہم کو تیری طرز وفا نے مارا۔ ہم کو اللہ نے اور تم کو قضا نے مارا +

(بشیر سے) خیر تو جا گھوڑوں کی ڈاک بٹھا میں بہت جلد آتا ہوں اب زندگی بیکار ہے جینے سے عار ہے ہ

طالب مرگ ہوں اب زہر سے لیتا ہوں کام۔ ساتھ گلنار کے اب مرقد میں کروں آرام۔ اب جاتا ہوں اگر اس کو زندہ نہ پاؤں گا۔ تو بے شک میں اپنی جان کو زہر سے گنواؤں گا +

گانا۔ بس مرگ رنگ لایا عجب انکسار میرا۔ جو رہا فلک کے دل میں وہی تھا غبار میرا

غفور۔ کیا کہئے تم سے کہ کرتے ہیں یہ ماتم کس کا۔ ہے ہے بیٹی پر یہ بنا عقد کریں ہم کس کا ÷

مشرف۔ ہائے یہ میری ناشاد کی لاش ہے جسکو باغ خلد کی تلاش ہے ÷

گانا۔ مسافر بچھڑے جائیں رہے جاتی کون کرم واکی بتیاں ڈھونڈوں کس بن میں پھروں درس کون دکھائے کون نگریا ملے گھبرایا تڑپ تڑپ مر جائیں ÷

غفور صبر کر اے نوجوان صبر کر تقدیر سے انسان کا بس چل نہیں سکتا قسمت کا نوشتہ تو کبھی ٹل نہیں سکتا ÷

انا کس لئے ہوتا ہے یہ رنج و محن کا سامان۔ عوض عقد ہوا اب تو غسل کا سامان ÷

باب تیسرا پردہ پانچواں جنگل

(داخل ہونا فیروز کا)

فیروز۔ یا اللہ یہ کیا بات ہے کیسی بھیانک رات ہے ؎

بدلتا کروٹ ہوں نیند کا خیال نہیں ۔ ظاہر میرے دل پر کوئی بھی ملال نہیں

خود بخود آج پریشاں ہے طبیعت میری ۔ کیا نیا رنگ دکھانے کو ہے قسمت میری

(دروازہ کا کھٹکنا) کون ہے خبردار قدم آگے نہ بڑھاؤ ÷

بشیر۔ میں ہوں آپ کا خیر خواہ ÷

فیروز میں نہیں جانتا اس اندھیری رات میں تو کون ہے مجھ کو دھوکا معلوم ہوتا ہے نام بتا ÷

بشیر۔ اے رنج و غم کے اسیر میں ہوں خادم بشیر ÷

فیروز۔ اوہو بشیر یہ کیسی شکل بنائی ہے یہ کالی پوشاک کس نے پہنائی ہے ÷

بشیر۔ آپ تلوار کو میان میں کیجئے میرا دل ٹھہرے تو میں کہوں ÷

فیروز کہو کیا کہتا ہے ÷

تیرے غم کو میں کس طرح دل زار سے نکال یہی ہے رفیق میرا یہی جان نثار میرا
رہا ہیں تو بعد مردن بھی اسیر ناتوانی جو نا پہنچا تیرے در تک کسی دن غبار میرا ÷

(جانا فیروز کا)

باب تیسرا پردہ چھٹا مکان قاضی

شوکت - اسلام علیکم ÷

قاضی وعلیکم السلام - کہئے فیروز کی کیا حالت ہے وہ میرا خط پہنچا ÷

شوکت - کیوں صاحب مجبور تھا - میرے ایک دوست پر آفت کی گھڑی تھی مجھ کو اس کی فکر پڑی تھی اسو جہ سے میں وہاں نہ جا سکا ÷

قاضی پھر وہ خط کہاں ہے ÷

شوکت میرے پاس ÷

قاضی - ہاتھ سے وقت گیا جسکا ہے آنا مشکل - اب تو فیروز کی ہے جان بچپا نا مشکل
چلو بس جلدی جاؤ ایک پنچ مجھ کو لا دو ÷

(شوکت کا جانا)

افسوس کیا سمجھتا تھا اور یہاں کیا ہوا ادھر تو وہ زندہ در گور ہے ادھر حسرت دیاس کا زور ہے حیران ہوں کیا کروں

عجب حیرت نے گھیرا ہے عجب احوال میرا ہے
مدد کر اے میرے مولا بھروسہ مجھ کو تیرا ہے

خیر چلوں قبرستان کی راہ لوں جو کچھ ہوا اپنے سر پر سہوں یہ دوا دافع سم ہے ساتھ لیتا چلوں شاید وقت پر کام آئے کسی مظلوم کی جان بچ جائے ÷

(جانا قاضی کا)

باب تیسرا پردہ ساتواں قبرستان

(داخل ہونا مشرف کا معہ مشعل اور لڑکے کے)

مشرف۔ اوہو کیسا ہولناک اندھیرا ہے وحشت نے گھیرا ہے راحت نے منہ پھیرا ہے کہاں وہ حسین ہے کہ جو حسرت و عبرت کا سین ہے جا رے لڑکے مشعل بجھا۔ پوشیدہ ان درختوں میں بیٹھ جا آواز پر کان لگانا۔ اگر ذرا بھی کسی کا کھٹکا پانا تو فوراً سیٹی بجانا ۔

گانا۔ چھوٹ جائیں غم کے ہاتھوں سے جو نکلے دم کہیں۔ خاک ایسی زندگی پر تم کہیں اور ہم کہیں۔ جان دینے تیرے پاس آیا ہے تیرا جان نثار۔ بیوفا عاشق سے یوں ہوتے نہیں ہمدم کہیں۔ تو بکار کسے نہ آئی بکسار کسے نہ آئی۔ بچہ اُمید مے تواں مردن بہزار بے کسے نہ آئی ۔

(سیٹی کی آواز کا آنا)

آہا سیٹی کی آواز آئی کیا کسی کو معلوم ہؤا۔ یہ راز ضرور ہے کوئی عمار پوشیدہ چھپ کر دیکھوں یہ راز ۔

(داخل ہونا فیروز اور بشیر کا)

بشیر۔ ارے باپ رے کیسا سناٹا مرگھٹ مسان الامان اے خدائے دوجہان بچانا بشیر کی جان ۔

فیروز لبشیر لے یہ خط اور ہوشیاری سے میرے باپ کو دے آ۔ بس اب یہاں سے جا جلد اور قدم بڑھا۔ اگر پلٹ کر نگاہ کریگا تو اپنی جان تباہ کریگا ۔

بشیر چلو جان بچی۔ لاکھوں پائے پلٹ کر کون دیکھتا ہے کس کی شامت آئی ہے یہاں سے بھاگ جانے میں ہی بھلائی ہے ۔

فیروز۔ اے اندھیری گور زمین چور تیری آغوش میں کون ماہ پارہ ہے افسوس تو اس نازک بدن کو گلے سے لگا کر سوتی ہے جس کے فراق میں فیروز کی روح بے چین ہوتی ہے۔ اے خاک یہ جسم پاک تیری امانت ہے تو کیوں درپے خیانت ہے سہ

نہاں ہے کون گل پیرہن زمین کے تلے ۔ عیاں ہے جس سے بہار چمن زمین کے تلے
چھپی ہے کس کی یہ پیاری سی دُلہن زمین کے تلے

(فیروز کا قبر کھولنا چاہنا مشرف کا آواز دینا)

مشرف ۔ بائی غم فیروز تیرا منہ کالا تو نے یہاں بھی دشمنی کا چلن نکالا مرنیوالوں سے ناپاک ہے نیت تیری ۔ قہر ہے ظلم ہے مردوں پہ یہ بدعت تیری رسامنے آکر) خبردار اجل گرفتہ میں آتا ہوں روک ہاتھ ورنہ موت آپہنچی ؎

فیروز مشرف بس بس چشم ہوش کور ہے یہ آرام جان زندہ درگور ہے جا جا بھائی جا اسوقت مجھ کو نہ ستا کیوں موت سے ڈراتا ہے میں مرنے سے پہلے مر چکا جان سے گذر چکا ۔ ؎

غرض نہیں ہے ہمیں دنیا کی رنج وراحت سے ۔ مرے ہوئے مرحوم دل کو زمانہ ہوا

مشرف او پاپی سراپا جہنمی تو ایسا کام کرے اور مجھ کو بدنام کرے اور میں اپنی آنکھوں سے دیکھوں ؟ او سودائی کیوں قضا ہے آئی ؎

فیروز ۔ خیر یہی سمجھ مجھ کو کہ سودائی ہے ۔ ایک بدکار ہے بدنام ہے رسوائی ہے میں ہوں کم عقل مگر تجھ میں تو توانائی ہے ۔ پھر میرے ہاتھ سے کیوں تیری قضا آئی ہے ؎

خون ناحق میں مجھے اپنے گرفتار نہ کر
مان لے بات میری حجت و تکرار نہ کر

مشرف مردوے تم کو دنیا سے اُٹھانا چاہیئے ۔ خاک میں ایسے ستم گر کو سُلانا چاہیئے ؎

(دونوں کا لڑنا مشرف کا گرنا)

مشرف ۔ آہ آہ ارمان میرے دل کی بیقراری کس کو دکھلاؤں اے گلنار تم کو کہاں پاؤں کس کس ارمان کی خواہش تھی میری جان دل ہیں ۔ حسرت و موت کے سبھی رہے ارمان دل میں ؎

فیروزا و ظالم فیروز اگر تجھ میں کچھ رحم ہو تو وصیت میری بجالانا۔ مجھ کو گلنار کے پہلو میں دفنانا۔ یہ بجالائے وصیت تو میرا دل ٹھیرے۔ پھر نہ تو پیش خدا حشر میں قاتل ٹھیرے ؛

(مرجانا مشرف کا فیروز کا لاش کو قبر سے نکال کر لانا)

فیروز۔ گانا۔ بعد مردن بھی بہار رخ روشن ہے وہی۔ بھولی صورت ہے وہی اور تیرا جوبن ہے وہی۔ مر کے بھی ساتھ رہیں گے وہ وفادار ہیں ہم۔ جو تیری قبر ہے فیروز کا مسکن ہے وہی۔ میری چاہت نے کیا کشتۂ غیرت تجھ کو۔ جو تیرا دوست زمانہ میں ہے دشمن ہے وہی۔ سچ ہے اچھوں سے بُرے رشک کیا کرتے ہیں اس زمانہ کا جو محسود ہے احسن ہے وہی ؛

(فیروز کا زہر پی کر جانا قاضی کا مشعل لئے ہوئے داخل ہونا)

قاضی۔ کیا بات ہے کیا پریشان رات ہے عقل گم ہے یا الہٰی یہ کیا طلاطم ہے سے کیا سناٹا ہے عجب حالت ہے قبرستان کی۔ دل دھڑکتا ہے الہٰی خیر ہو اب جان کی (چونک کر) اوہو کیا ہے یہ اندھیر یہ تو لاش ہے فیروز کی۔ ہوگئی برباد محنت ہائے مجھ دلسوز کی۔ اور دوسری طرف مشرف کی لاش ہے۔ گلنار اس طرف ہے یہ کیا راز فاش ہے ؛

(گلنار کو دوائی پلانا۔ ہوش میں آنا گلنار کا)

گلنار۔ ہائے فیروز تم نہ آئے فیروز اے فیروز کیوں نہ آئے فیروز فیروز ہے آج وقت شادی اے بخت پائے فیروز منہ دکھائے فیروز ؛

قاضی آہا چونکی چونکی ہاں تجھے ہوش آگیا اچھا ہوا ؛

گلنار۔ کیوں میرا پیارا فیروز کیا ہوا۔ عجب طرفہ واقعہ دیکھتی ہوں میری آنکھیں اس وقت کیا کیا دیکھتی ہیں۔ (فیروز کو مردہ دیکھکر) اب یہ دُنیا اور یہ سامان دنیا خاک ہے۔ عالم ناپاک سے رخصت یہ روح پاک ہے فیصلہ خنجر سے اب تیرا دل غمناک ہے آرزوئے وصل سے دم بھر میں سینہ چاک ہے (خنجر مارنا چاہنا)

روکنا قاضی کا ٭

قاضی۔ ہاں ہاں خدا کے لئے تھم ذرا کچھ سوچنے دے۔ مجھ کو ماجرا کیا ہے میں خوب جانتا ہوں جو کچھ ہے واقعہ فیروز نے ضرور کوئی زہر پی لی ہے دوں وہ دوا کہ ہو اثر زہر جس سے دور۔ قدرت خدا کی دیکھ کہ ہوتا ہے کیا ظہور ٭

دوائی دینا فیروز کو ہوش میں آنا فیروز کا ،

خدا کا شکر ہے سانس آئی وہ ہوش آیا وہ جان آئی ٭

گلنار میں قربان اُسکی قدرت سے نظر میں اُس کی شان آئی ٭

قاضی۔ (مسرت سے) واقعہ بیہوشی کی اس کو بھی دوا دیتا ہوں لخلخہ ہوش میں آنیکا سونگھا دیتا ہوں۔ افسوس یہ جان سے مر چکا جان سے گذر چکا ٭

گلنار۔ گوارا موت کر کے میں وفا کی شان میں آئی ٭

فیروز۔ جو تجھ میں جان آئی جان میری جان میں آئی ٭

گلنار جسم مردہ قبر میں تھا روح تیرے پاس تھی ٭

فیروز زندگی تھی جب تلک ملنے کی تجھ سے آس تھی ٭

گلنار۔ گانا۔ درس آج پائے سیاں پیا کے نین بنا ہے درس آج۔ تن مردہ در مزارم۔ دل دیدہ اشکبارم۔ چہ شد است حال زارم۔ بفراق اشک باہم۔ خیال موت آیا۔ تیرے غم میں جی گنوایا۔ نہ کبھی چین پایا۔ تہ خاک بھی کراہم ٭

داخل ہونا شاہ اور ارکین سلطنت اور دونوں عاشق و معشوق کے مواجہین کا

شاہ
دیکھ کر یہ حادثہ حسرت سراسر ہو گئی
جسکو مردہ سمجھے تھے زندہ وہ کیونکر ہو گئی

قاضی اگر جان کی امان پاؤں تو سناؤں سب حال ہے - کرامات عشق کی اے نیک خصال *

شاہ - مجھ سے ہو تیری جان مبارک بیان کر - جو کچھ ہے حال جلد مجھے عیاں کر *

قاضی یہ عاشق صادق اس معشوق وفادار کا شیفتہ ہؤا - اس کی صورت پر فریفتہ ہؤا - عشق صادق پر یہ دونوں دل سے مائل ہو گئے - دل جو دونوں کے بل آپس میں ایک دل ہو گئے - جب اس مشکل کو حل ہوتے نہ پایا تو دونوں کا عقد پوشیدہ میں نے پڑھایا *

ہؤا پھر حکم شاہ فیروز نے وطن چھوڑا - ستم سے بلبل ناشاد نے گویا چمن چھوڑا - گلنار کے باپ نے جب مشرف سے نسبت ٹھہرائی - تو یہ سراسیمہ میرے پاس آئی - میں نے اس کی جان بچانے کو یہ تدبیر بتائی - کہ داروئے بیہوشی پلائی - جب اس نازنین پر غش طاری ہؤا - تو سامان کفن و دفن جاری ہؤا - میں جو آیا تو فیروز کو بھی مردہ پایا - عرق دافع سم پلایا - جس سے فوراً ہوش آیا - خدا کی قدرت نے اپنا جلوہ دکھایا - گلنار کو بھی ہوش آیا *

رہو ہو تمیں حق کی عنایت سے بلائیں اُن کی
آپ بھی عفو کریں شاہ خطائیں اُن کی

شاہ سچ ہے عشق مجازی کا بھی عشق حقیقی کا زینہ ہے - عاشقان وفاشعار کا یہ قرینہ ہے - محبت گر گئی دل میں میرے تاثیر دونوں کی - گناہ بخشے بحل کی میں نے تقصیر دونوں کی - ملو تم دونوں آپس میں اب مانو میرا کہنا - بنے جو شوہر و زن تھی یہی تقدیر دونوں کی *

ظہور الدولہ نہیں دل میں میرے کوئی کدورت اب سنی شاہ
مجھے جان سے الفت ہے واسنگیر دونوں کی

شاہ بیٹی یہ تمہاری ہے یہ بیٹا تمہارا ہے - چلو بس عقد کی ہو آپس میں تدبیر دونوں کی *

غفور آنکھوں سے منظور ہے۔ یہ حکم سلطانی مجھے۔ دُلھن دُولھا نظر آتے ہیں لاثانی مجھے +

شاہ ۵

ملتے ہیں دو حسین باہم عجب روز احسن ہے
عروس شب برات ہے بھرا عشرت کا گلشن ہے

سب کا گانا

عشرت کے پھول کھلے ہم غم سے کھل کے دل کے سب جگ خوش رنگ ہیں ملے نور سے ظہور سے غفور سے غرور سے شاداں ہے ہیں خنداں ہے ہر سو شترا افسر ابن کر داود +

ڈراپ سین

میٹھے ترانے

رعایتی قیمت پر

گویا مکمل ۴ حصہ	۵ر	راگ پشپا ولی	۶ر
گل گلشن مکمل ۴ حصہ	۵ر	راگ نبود	۶ر
بہار سخن	۱/ر	گلدستہ فردوس ۲ حصہ	۲۰ر
گوہر سخن	۱/ر	نرسنگھ بھجناولی	۴ر
نغمہ سخن	۱/ر	گراموفون گائیڈ حصہ اول	۴ر
جوہر سخن	۱/ر	〃 〃 دوم	۴ر
تصویر سخن	۱/ر	〃 〃 سوم	۴ر
خزینہ سخن ۲ حصہ	۲۰ر	گنجینہ نعت	۶ر
ترانہ داغ	۱/ر	گذر گیا ہے زمانہ	۱/ر
گلزار نسیم	۳ر	سوز جگر	۱/ر
بہار گلشن	۱/ر	سخن داغ	۱/ر
بہار قوالی	۱/ر	نغمہ بہار کامل دس حصہ	۱۰ر
بہار تھیٹر	۱/ر	نغمہ پرستان	۱/ر
جوہر تھیٹر	۱/ر	انتخاب قوالی	۱/ر
گلدستہ بھجن	۱/ر	بہار پنجاب ۲ حصہ	۲۰ر
بزم راحت	۴ر	بزم جوہر	۱۰ر
بزم عشرت ۲ حصہ	۲۴ر	دل کا چور	۱۰ر
چوں چوں کا مرتبہ	۱/ر	عاشقوں کی عید	۱۰ر

ملنے کا پتہ: بھائی دیا سنگھ اینڈ سنز تاجران کتب لوہاری گیٹ لاہور

نئے نئے ڈرامے

قیمت رعایتی

آتشی ناگ	۶ر
فریبی عورت	۶ر
خواب ہستی	۶ر
شام جوانی	۶ر
دشمن ایمان	۶ر
خود پرست	۶ر
تصویر وفا	۶ر
سفید خون	۶ر
صید ہوس	۶ر
اسیر حرص	۶ر
بھول بھلیاں	۶ر
کنک تارا	۶ر
جوہر شمشیر	۸ر
مالن کی بیٹی	۶ر
لیل و نہار	۶ر
فتح جنگ	۶ر
دہوپ چھاؤں	۶ر
دلفروش	۶ر
زہری سانپ	۶ر
چندراولی	۶ر
کرشن اوتار	۴ر

سرفروش	۶ر
گلرو زرینہ	۶ر
انتقام	۶ر
ہملیٹ	۶ر
علی بابا چالیس چور	۶ر
شہزادہ ممتاز	۶ر
سلور کنگ	۸ر
علاؤالدین چراغ	۶ر
آب ابلیس	۶ر
سنہری فریب	۶ر
میٹھا زہر	۶ر
امرت	۶ر
گلنار فیروز	۶ر
سُندرہ مکھ	۶ر
ہرلش چندر	۶ر
سنگین بکاولی	۶ر
انتقام	۶ر
زنجیر گوہر	۶ر

خوبصورت بلا	۶ر
سنہری خنجر	۶ر
رام ناٹک	۶ر
مہابھارت اصلی	۸ر
گورکھ دہندہ	۸ر
تائید یزدانی	۶ر
مہرجبیا	۶ر
حشر محشر	۶ر
خاندان ہامان	۶ر
شہید ناز	۶ر
جوش توحید	عہ
قتل نظیر	۶ر
مہاراجہ بھرتری	۶ر
حور جنت	۶ر
چمکتی بجلی	۶ر
سیر پرستان	۶ر
حسن فرنگ	۶ر
سورداس	۶ر
خونی ہیرا	۶ر
زردار زندگی	عہ
اندر سبھا	۴ر